



سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سوموار، 12-مارچ 2018

(یوم الاثنین، 23-جمادی الثانی 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34: شماره 25

1339

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12-مارچ 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث

1341

## صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 12- مارچ 2018

(یوم الاثنین، 23- جمادی الثانی 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 2 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطن الرجیم 0

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 0

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسْوَى ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ  
فَهْدَى ۝ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى ۝ جَعَلَهُ عُتْقَاءً ۝ أَحْوَى ۝  
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۝ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ  
وَمَا يَخْفَى ۝

سورة الأعلى آیات 1 تا 7

(اے پیغمبر!) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے  
اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ  
اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھادیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو  
اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (7)

وما علینا الا البلاغ 0

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا محمد نُورِ مجسم یا حبیبی یا مولائی  
تصویرِ کمالِ محبتِ تنویرِ جمالِ خدائی  
تیرا وصفِ بیاں ہو کس سے تیری کون کرے گا بڑائی  
اُس گردِ سفر میں گم ہے جبریل امین کی رسائی  
یہ رنگِ بہارِ گلشن یہ گل اور گل کا جو بن  
تیرے نورِ قدم کا دھوون اس دھوون کی رعنائی  
ما اجملک تیری صورت ما احسنک تیری سیرت  
ما املکک تیری عظمت تیری ذات میں گم ہے خدائی

## سوالات

(محکمہ جات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور ہائر ایجوکیشن)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو آج کے وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد رفیق کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9634 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں محمد رفیق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سرکاری کالجوں میں لائبریریوں اور اسٹنٹ لائبریریوں کی اسامیوں کی تفصیل

\*9634: میاں محمد رفیق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ کے سرکاری کالجوں میں لائبریریوں اور اسٹنٹ لائبریریوں کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟
- (ب) لائبریری سائنس کے پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرار کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟
- (ج) مذکورہ بالا اسامیوں میں کتنی اسامیاں کہاں کہاں کب سے خالی ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟
- (د) کیا محکمہ ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

- (الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے 2013 میں تمام اسٹنٹ لائبریریوں کی پوسٹ کو اپ گریڈ کر کے abolished کر دیا اور لائبریریوں (BS-17) میں اپ گریڈ کر دیا۔ لائبریریوں کی 208 اسمیاں ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) لائبریری سائنس کے پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی کوئی اسمی نہیں ہے۔ اسٹنٹ پروفیسرز کی پانچ اسمیاں ہیں جن میں سے ایک خالی ہے اور لیکچرارز کی کل 152 اسمیاں ہیں جن میں سے 32 اسمیاں خالی ہیں۔
- (ج) خالی اسمیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) محکمہ ہائر ایجوکیشن، پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان اسمیوں کو پُر کرے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جناب سپیکر! (جز الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ لائبریرین کو گریڈ-17 میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے اور لائبریریوں کی 208 اسمیاں خالی ہیں۔ پنجاب میں لائبریریوں کی کل کتنی اسمیاں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ لائبریریوں کی کل 208 اسمیاں ہیں جس کی کاپی میرے پاس موجود ہیں جو میں معزز ممبر کے ساتھ share کر دوں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہوا کہ لائبریریوں کی 208 اسمیاں ہیں اور ساری اسمیاں ہی خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جواب میں 208 کل اسامیوں کا بتایا گیا ہے جن میں سے 32 اسامیاں خالی ہیں جن پر ابھی پنجاب پبلک سروس کمیشن نے almost 7 males and 7 females کی بھرتیاں کی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ج: (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ لائبریری سائنس کے پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی کوئی اسامی نہیں ہے، اسٹنٹ پروفیسرز کی پانچ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک اسامی خالی ہے اور لیکچرارز کی کل 52 اسامیاں ہیں جن میں سے 32 اسامیاں خالی ہیں۔ میں نے کچھ اور پوچھا تھا اور محترمہ پارلیمانی سیکرٹری نے کچھ اور جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! لائبریریز اور لائبریری سائنسز کی الگ الگ اسامیاں ہیں۔ لائبریریز کی ٹوٹل 208 اسامیاں ہیں جو سب filled ہیں جبکہ لائبریری سائنسز کی 52 اسامیاں ہیں جن میں سے 32 اسامیاں خالی ہیں جن میں سے ابھی تقریباً 14 اسامیوں پر بھرتی مکمل کی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ج: (د) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرے گا۔ یہ خالی اسامیاں کب پُر ہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! لائبریری سائنسز کی 14 سیٹوں پر ابھی پنجاب پبلک سروس کمیشن نے بھرتی مکمل کر لی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جن اسامیوں پر بھرتی کر رہا ہے اس کی speed slow ہے کیا محکمہ نے اس حوالے سے کوئی طریق کار بنایا ہے کہ یہ خالی اسامیاں جلدی سے جلدی پُر ہو جائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اب پنجاب پبلک سروس کمیشن میں بڑی speed سے کام ہو رہا ہے۔ پہلے سال سال یا دو دو سال لگ جاتے تھے۔ اب زیادہ سے زیادہ چھ ماہ میں بھرتی کا عمل مکمل کیا جاتا ہے۔ جیسے ہی یہ بھرتی مکمل ہو جائے گی اس کے بعد rationalize کر کے تمام اسامیوں کی request پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی جائے گی تاکہ اس بھرتی میں جو اسامیاں خالی رہ جائیں گی وہ آئندہ بھرتی میں مکمل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شاباش۔ اگلا سوال نمبر 4491 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7046 پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد اس کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد اس: جناب سپیکر سوال نمبر 4707 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### سر وہ اٹاری میں بی ایچ یو سے متعلقہ تفصیلات

\*4707: ڈاکٹر مراد اس: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) سر وہ اٹاری ضلع لاہور میں کتنے بی ایچ یو کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان بی ایچ یو میں کل کتنا سٹاف کس کس گریڈ کا کام کر رہا ہے؟
- (ج) ان بی ایچ یو میں پچھلے تین سالوں کے دوران میڈیسن کی مد میں کتنے فنڈز رکھے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (د) ان سنٹرز میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے لوگوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

- (الف) سر وہ اٹاری ضلع لاہور میں کوئی بی ایچ یو کام نہ کر رہا ہے۔ بی ایچ یو دیہی علاقوں میں بنائے جاتے ہیں جبکہ اٹاری سر وہ اربن ایریا میں واقع ہے۔ تاہم قریب ہی ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی واقع ہے جو زچہ بچہ کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

مزید بر آں کچھ ہی فاصلے پر جنرل، گلاب دیوی اور چلڈرن جیسے بڑے ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

(ب) جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(د) جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ سروہہ اناری ضلع لاہور میں کتنے BHUs ہیں؟ جواب دیا گیا ہے کہ یہ ار بن ایریا ہے اس لئے یہاں پر BHU نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی کا reference دیا ہے تو یہ اس علاقہ سے کتنا دور ہے یا کتنے فاصلہ پر ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکر یہ۔ سروہہ اناری اب ڈی ایچ اے اور دیگر علاقوں کی وجہ سے تقریباً ار بن ایریا بن چکا ہے۔ اس لئے اس کے اندر کوئی BHU نہیں ہے لیکن جیسا کہ سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ قریب ہی ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی میں کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ہی فاصلے پر گلاب دیوی اور چلڈرن ہسپتال ہیں۔ یہ کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر: ان کو بھی معلوم ہے کہ کتنا فاصلہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی کتنے فاصلے پر ہے؟

وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی تقریباً ڈیڑھ سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وزیر صاحب یہ بھی بتادیں کہ چلڈرن ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال میرے حلقہ میں آتے ہیں یہ سروہہ اناری سے کتنے دور ہیں؟

وزیر پر انٹرنیٹ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! صحت کی سہولیات کے لئے مختلف steps ہیں۔ پہلے step پر BHUs اور اس طرح کے سنٹرز ہیں دوسرے step پر specialized facilities ہیں لاہور شہر تقریباً تمام علاقوں کی آبادی کو cover کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ لاہور میں علاج کے لئے باہر سے لوگ آتے ہیں اور لاہور سے کوئی باہر نہیں جاتا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ لاہور اپنے تمام مریضوں کو cover کر رہا ہے اور ان کی care کر رہا ہے۔ میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے سوال کو دوبارہ سے دیکھنا چاہئے تو میں سے open mind سے دوبارہ دیکھنے کے لئے تیار ہوں۔

ڈاکٹر مراد اس: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایم سی ایچ سنٹر نشتر کالونی صرف زچہ بچہ کے حوالے سے علاج یا کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس علاقے سے باقی ہر بیماری اور ہر ایمر جنسی کے لئے لوگوں کو جنرل ہسپتال، گلاب دیوی یا چلڈرن ہسپتال آنا پڑتا ہے۔ آپ اس فاصلے کو دیکھ لیں یہ فاصلہ بہت زیادہ ہے کیونکہ سروبوہ اٹاری بارڈر کے پاس کا علاقہ ہے یہ ادھر سے قریب نہیں ہے۔ یہ نہ ہو کہ لوگ وہاں سے علاج کرانے کے لئے انڈیا جائیں کیونکہ ان کا ہسپتال زیادہ قریب ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ بغیر اجازت کے انڈیا جاسکتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد اس: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ شاید ایمر جنسی میں وہ ہمارا بندہ لے ہی لیں۔ میں تو صرف reference کے طور پر کہہ رہا تھا کہ انڈیا کا BHU زیادہ قریب ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم لوگوں کو قریب سے قریب entertain کریں کیونکہ چلڈرن ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال اس علاقہ سے کافی دور ہیں۔

وزیر پر انٹرنیٹ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جب اسمبلی میں سوال کئے جاتے ہیں تو بہتری کے لئے کئے جاتے ہیں۔ میں اس کو کبھی بھی ذاتی طور پر نہیں لیتا۔ ڈاکٹر صاحب نے اچھی بات کی ہے اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ واقعی وہاں کے لوگوں کو suffer کرنا پڑ رہا ہے تو میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو direction on the floor of the House دیتا ہوں کہ

اس کو examine کرایا جائے اور اس میں اگر ایسی صورت حال ہو تو فوری طور پر اس معاملہ کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9497 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8342 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9595 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال محترمہ شنیلا روت کا ہے۔ جی، محترمہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔ محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9295 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ڈرگ کنٹرول پروگرام پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

\*9295: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازاہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نوجوانوں کو نشہ سے دور رکھنے کے لئے ڈرگ کنٹرول پروگرام شروع کیا؟

(ب) اس پروگرام پر عملدرآمد کے حوالے سے کیا پیشرفت ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟ وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) صوبہ بھر میں نشہ آور ادویات کے غلط استعمال اور غیر قانونی فروخت کو کنٹرول کرنے کے لئے پنجاب ڈرگ رولز PDR 2007 موجود ہیں۔

PDR 2007 کے 'Schedule B' میں Narcotics (نشہ آور ادویات)، ڈپریشن کے علاج کے لئے ادویات اور دوسری کنٹرولڈ ڈرگز کی لسٹ شامل ہے۔ ان رولز کے سیکشن 20(1)(d) کے تحت فارمیسی اور میڈیکل سٹور پر ان ادویات کی فروخت ڈاکٹر کے

تجویز کردہ نسخہ کے مطابق کی جاتی ہے۔ سیکشن 20(1)(f) کے مطابق ان ادویات کی بل وارنٹی اور سیل پر چیز کے ریکارڈ کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔

سیکشن 20(11) کے تحت ایسی ادویات کی غیر قانونی خرید و فروخت کا مزید کنٹرول کرنے کے لئے انہیں فارمیسی اور میڈیکل سٹور پر ایک الگ الماری میں عوام کی رسائی سے دور سٹور کیا جاتا ہے۔ حوالہ کے لئے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی جانب سے صوبہ بھر کی تحصیل کی سطح پر ڈرگ انسپکٹرز تعینات کئے ہوئے ہیں جو ڈرگ ایکٹ 1976 اور DRAP ایکٹ 2012 کے تحت اپنے فرائض بخوبی سر انجام دے رہے ہیں۔ فارمیسی پر نشہ آور ادویات 'A' Category فارماسٹ کے زیر نگرانی ڈاکٹر کے نسخے پر بیچی جاتی ہیں۔ تمام ڈرگ انسپکٹرز روزانہ کی بنیاد پر کی جانے والی کارروائی کے دوران ادویات کی بل وارنٹی، سیل ریکارڈ اور خصوصاً مریضوں کے نسخہ جات بھی چیک کرتے ہیں اور کہیں بھی نشہ آور ادویات کے حوالہ سے کسی بھی قسم کی قانونی خلاف ورزی آئے تو متعلقہ فارمیسی یا میڈیکل سٹور کے خلاف مکمل اور بروقت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شہنیلاروت: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نوجوانوں کو نشہ سے دور رکھنے کے لئے ڈرگ کنٹرول پروگرام شروع کیا؟ یہ بڑا سادہ سا سوال تھا لیکن مجھے جو جواب ملا ہے اس میں ڈرگ کنٹرول، ادویات اور معلوم نہیں کیا کیا رولز کا بتایا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کو ساری بات بتائی ہے۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے۔

محترمہ شہنیلاروت: جناب سپیکر! میرا سادہ سا سوال یہ ہے کہ ہمارے نوجوان جو سڑکوں پر نشے میں لت پت ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ چرس، افیون اور دیسی شراب پی کر نشے میں دھت ہوتے ہیں ان کے

بارے میں کیا ہماری حکومت نے کچھ سوچا ہے یا محکمہ نے اسے کنٹرول کرنے کے لئے کوئی پروگرام شروع کیا ہے؟  
جناب سپیکر: اس کا محکمہ بھی موجود ہے۔

وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری بہن بالکل ٹھیک فرما رہی ہیں۔ ان کا سوال بہت اہم ہے۔ یہ سوال ہمارے پاس آیا تھا تو ہم نے ایک خط بھی لکھا تھا کہ یہ سوال بنیادی طور پر ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ اس کے باوجود یہ سوال ہمارے پاس آ گیا ہے تو پھر ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے اپنے اختیار اور معاملات کے مطابق جواب دیا ہے۔ یہاں جو جواب دیا گیا ہے تو محکمہ پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں جو ڈرگ کنٹرول رجیم ہے وہ نشہ آور ادویات کی فروخت کے بعد صحیح طور پر ان ادویات کے استعمال کے لئے کام کرتی ہے۔ ہم نے اپنے steps بتائے ہیں اور جہاں تک سنٹرز اور پالیسی کا تعلق ہے تو یہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی jurisdiction میں آتے ہیں۔ یہ پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی jurisdiction میں نہیں آتے۔ یہاں جو جواب دیا گیا ہے ہم نے اپنے محکمہ کے مطابق دیا ہے کہ ہمارے پاس کیا کیا facilities موجود ہیں۔

محترمہ شہنیلاروت: جناب سپیکر! میں نے ایک social issue raise کیا ہے کہ ہمارے نوجوانوں نے نشہ آور چیزوں کے استعمال سے اپنی زندگیاں خراب کی ہوئی ہیں۔  
جناب سپیکر: محترمہ! کچھ نوجوانوں نے کی ہیں۔

محترمہ شہنیلاروت: جناب سپیکر! آپ علاقوں اور محلوں میں جا کر دیکھیں جگہ جگہ لوگ نظر آتے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پولیس کے لوگ ان کو support کر رہے ہوتے ہیں اور ان سے بھتہ لے رہے ہوتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ ڈرگ کنٹرول پروگرام بنایا جائے۔ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ یہ سوال ان کے محکمہ کا نہیں تھا تو میں چاہوں گی کہ یہ سوال جس بھی محکمہ کا ہے اس کو refer کیا جائے۔ اگر یہ سوال محکمہ ایکسائز کا ہے تو اسے refer کیا جائے کیونکہ یہ ایک important issue ہے جس کے اوپر بات کرنا بہت ضروری ہے۔ مجھے رولز اور ان چیزوں کا پتا ہے لیکن

میری یہ درخواست ہوگی کہ اس سوال کو محکمہ ایکسائز کو refer کیا جائے تاکہ مجھے پورا اور صحیح جواب مل سکے جو میں چاہ رہی ہوں۔

وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی بات کو second کرتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم issue ہے۔ ہم کچھ NGOs کے ساتھ مل کر اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہماری Drug Task Force ہے۔ میں نے Anti-Narcotics Force والوں سے خود میٹنگ کی تھی۔ ہم نے سکولز اور کالجز کے آگے اپنی vigilance شروع کی ہوئی ہے جس کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح openly بتانا مناسب نہ ہوگا۔ ہم نے کچھ لوگوں کو پکڑا بھی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ongoing process ہے۔ اس میں awareness دینے کی بھی ضرورت ہے اور اس میں steps لینے کی بھی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے دنوں ہم نے Schedule-G اور ڈرگ ترمیم کے حوالے سے جو بات کی تھی۔ حکومت پنجاب یہی چاہتی تھی کہ ایسی ادویات جو نشہ کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں ان کے بننے کے mechanism پر proper عمل ہونا چاہئے۔ اس حوالے سے چند ساتھیوں کو ناگوار گزرا تو انہوں نے پچھلے دنوں ہڑتال بھی کی تھی۔ بہر حال بہتری کے معاملات ہم اپنے level پر ضرور کرتے رہیں گے لیکن میں اپنی بہن کو second کرتا ہوں کہ یہ سوال جس کی jurisdiction میں آتا ہے اس کے سپرد ہونا چاہئے اور اس کا comprehensive جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے یہ سوال ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا گیا اور اس کے بعد یہ آپ کو refer کر دیا گیا۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں کہ جو بات محترمہ کر رہی ہیں اس کا کوئی طریق کار وضع کریں؟ وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ جو بات محترمہ کر رہی ہیں اس کا comprehensive answer ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ہی دے گا لیکن اس سوال کا ایک پارٹ ہمارے پاس ہے۔ ایسی ادویات جو کہ نشہ کرنے کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہیں، مثال کے طور پر ایک انجکشن جو کہ lives saving drug ہے لیکن اس کو اگر چاہیں تو نشہ کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے تو یہ end-user کی صوابدید ہے وہ اس کو کس مقصد کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ہم نے یہ چیز ensure کی ہے کہ ایسی medicines ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر فروخت نہ کی جائیں اور بقایا

جو campaign یا دیگر issues کا تعلق ہے تو میری معزز ممبر ٹھیک فرما رہی ہیں کہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو اس حوالے سے بھرپور پالیسی یہاں دینی چاہئے۔

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ چاہے یہ سوال ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن اس حوالے سے کوئی پروگرام مرتب ہونا چاہئے۔ نوجوانوں کو نشے سے باز رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ ہماری نوجوان نسل خراب ہو رہی ہے۔ منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے وہ درست ہے لیکن میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا چرس، افیون اور گندی دو نمبر شراب بیچنے کے لئے کوئی لائسنس کی ضرورت ہوتی ہے؟ وہ جہاں سے مرضی خرید لیتے ہیں اور لوگوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہوگی کہ اس سوال کو دوبارہ ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا جائے یا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ اس مسئلے کا کوئی proper solution نکالا جاسکے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ڈیپارٹمنٹ سوال اٹھا کر دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دے وہ کہتا ہے کہ یہ سوال میرے سے متعلقہ نہیں ہے اور وہ اٹھا کر دوبارہ اسی ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیتا ہے؟ I think this is very important issue and needs to be addressed. یہ بات ڈاکٹر صاحب بھی سمجھتے ہیں۔

وزیر پر انمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑا brief کر دیتا ہوں۔ میں تو already محترمہ کی بات کو second کر رہا ہوں کہ یہ بہت important issue ہے۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے زیر انتظام کچھ rehabilitation centres چل رہے ہیں اور اس پر پورا ایک پروگرام چل رہا ہے چونکہ ہر ڈیپارٹمنٹ کی اپنی اپنی domain ہوتی ہے اس لئے میں Minister Primary and Secondary Health Care ان تمام چیزوں کا جواب officially نہیں دے سکتا لیکن میرے علم میں ہے کہ یہ پورا پروگرام چل رہا ہے۔ اسی طرح میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ ہم نے انٹی نار کونکس فورس کے ساتھ۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تو آپ اس کو ڈرگ ایکٹ کے تحت control کریں ناں۔

وزیر پر انٹرمی اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر): جناب سپیکر! اس کا علاج معالجہ اور rehabilitation محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے ذمے ہے۔ اس سوال کے کچھ پارٹس ہمارے پاس ہیں ان کو ہم ensure کرتے ہیں اور اس کا basic portion محکمہ ایکسائز کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! گورنمنٹ اس پر joint adventure کر لے۔

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! اس سوال کو specialized field کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس سوال کو refer کرنے کی اب ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! ایسے نہ کریں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، نہیں وہ کریں گے اور خود کریں گے۔

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! اگر آپ اس سوال کو سپیشلائزڈ کمیٹی کو refer کر دیں یا اس سوال پر کوئی پیش کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، میں نے کہہ دیا ہے۔

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! ایسے نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! مہربانی۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے اور یہ بھی refer کردہ سوال ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9597 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے

محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: UET میں سگریٹ نوشی اور چرس کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

\*9597: محترمہ گلہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ UET لاہور میں سگریٹ، گٹکا اور چرس باآسانی دستیاب ہے؟  
 (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یو ای ٹی کی انتظامیہ اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانی):

- (الف) یو ای ٹی اینٹی سموکنگ اینڈ نارکوٹکس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق تمام کٹینیں، جنرل سٹورز، دکانوں اور کسی بھی فرد کو سگریٹ، گٹکا اور چرس وغیرہ کی فروخت اور استعمال پر سختی سے پابندی عائد ہے۔

- (ب) یہ درست نہ ہے تاہم یونیورسٹی ہڈانے اس ضمن میں درج ذیل اقدامات کئے ہیں۔  
 12- اپریل 2017 کو یو ای ٹی، لاہور میں نشہ کی روک تھام کے لئے طلباء و طالبات کی آگاہی کے لئے اینٹی نارکوٹکس فورس پنجاب کے تعاون سے سیمینار منعقد کروایا گیا۔  
 اینٹی نارکوٹکس فورس پنجاب کے تعاون سے یونیورسٹی میں sniffer dogs کی مدد سے سرچ آپریشن کروایا گیا۔

طلباء و طالبات اور یونیورسٹی سٹاف کی آگاہی کے لئے نشہ / سگریٹ نوشی کے خلاف سٹیکرز، پمفلٹ تقسیم کئے گئے مزید برآں پوسٹرز اور سائن بورڈز آویزاں کئے گئے۔  
 یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی پالیسی کے مطابق یونیورسٹی کو smoke free campus بنانے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ب) کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ UET لاہور میں drugs کے لئے Sniffer Dogs کی مدد سے سرچ آپریشن کروایا گیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو سرچ

آپریشن کیا گیا اس کا رزلٹ کیا تھا، کیا hostel سے drugs ملی تھی کیونکہ ہمارے knowledge کے مطابق وہاں drugs موجود تھی لیکن انہوں نے اس رزلٹ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ universities میں drugs search کے حوالے سے on and off ایسی activities چلتی رہتی ہیں۔ UET نے باقاعدہ ایک کمیٹی بھی constitute کی ہوئی ہے جو کہ dogs on and off sniffer سے آپریشن کرواتی رہتی ہے لیکن university سے کوئی drug نہیں ملی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ تو بہت عام سی بات ہے کہ universities تو drugs کا گڑھ ہیں یا تو وہ dogs proper trained تھے یا ان کے ساتھ جو عملہ تھا وہ trained نہیں تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! UET لاہور تو آپ کے نزدیک ہیں لہذا آپ بھی اس بارے میں کچھ ہمت کریں اور ان کی مدد کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ وہاں universities میں drugs موجود ہیں تو میری request ہے کہ اس چیز کو دوبارہ دیکھا جائے۔

جناب سپیکر! محترمہ! اس برائی کو ختم کرنے کے لئے آپ بھی کوشش کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جی، میں بھی اس برائی کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ وہاں پر بہت بڑی تعداد میں students drugs use کر رہے ہیں اور میں آپ کو یہ انفارمیشن دے رہی ہوں۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس یونیورسٹی کو smoke free campus بنانے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتادیں کہ وہ کون سے steps ہیں جو اس حوالے سے اٹھائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے جیسا کہ پہلے بھی بتایا ہے کہ یونیورسٹی کے اندر ہی ایک کمیٹی constitute کی گئی ہے جس کے کنوینر پروفیسر ڈاکٹر ناصر حیات ہیں اور اس کے آگے مزید چار ممبرز ہیں۔

A Student from each department and hall of residence  
will be nominated as Ambassador Anti-Smoking/

Narcotics Force. Hostels will be inspected by Anti-Narcotics team with sniffer dogs. All Imams of University Masjids will deliver lectures for awareness against smoking and use of drugs. Social media's (UET Tribune, X News etc) will be used for awareness. All Heads of Departments will be requested to be vigilant and take necessary measures against use of drug and smoking. Member of Anti-Smoking/ Narcotics Committee will visit the common places along with proctorial board (Transport section, Library etc) to educate the students and staff of University for drug abuse. Public Relation Officer of the University will be asked to publish material in University magazine. Necessary measures will be made for the counselling of smoke addicted students.

جناب سپیکر! جب میٹنگ ہوئی تھی اس میں یہ تمام چیزیں decide کی گئی تھیں۔  
 جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں اللہ خیر کرے۔ محکمہ اس کے لئے پوری محنت کر رہا ہے۔ آپ بھی مزید جو ہدایات دینا چاہتی ہیں وہ دیں ان پر عمل ہو گا۔  
 ڈاکٹر مراد اس: جناب سپیکر! Sniffer dogs کو smoking section سے الگ رکھنا پڑے گا کیونکہ یہ دونوں الگ الگ sections ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ ڈاکٹر صاحب کی بات کو نوٹ کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 9499 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9684 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران تشریف لے آئیں تو اس سوال کو take

up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9642 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔  
جناب سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ رانا عبد الرحیم ہسپتال میں نائٹ ڈیوٹی نہ لگانے کی تفصیل

\*9642: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ رانا عبد الرحیم ہسپتال سوڈیوال لاہور آر ایچ سی لیول کا ہسپتال ہے جہاں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز کی بڑی تعداد تعینات ہے اور سٹاف نرسز کی تعداد 12 ہے جو کہ مقررہ مطلوبہ تعداد سے بہت زیادہ ہے لیکن ایوننگ و نائٹ شفٹ میں ان میں سے کوئی موجود نہیں ہوتا جسکی وجہ سے سینکڑوں مریضوں کو پریشانی کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایوننگ و نائٹ شفٹ میں صرف ایک ڈوائف اور ایک سوئیپر ہوتا ہے جو مریضوں کو فرسٹ ایڈ مہیا کرتا ہے اور ان سے یہ ڈیوٹیاں جبراً لی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کا مین گیٹ ایم ایس اور ہیڈ نرس کے آنے پر دن 12 بجے کھلتا ہے اور ایک بجے ان کے جانے کے ساتھ ہی بند ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے سینکڑوں مریض اور ان کے لواحقین بند گیٹ دیکھ کر دوسرے ہسپتالوں میں جانے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا حکومت گورنمنٹ رانا عبد الرحیم ہسپتال سوڈیوال لاہور میں ایوننگ و نائٹ شفٹ میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور 12 میں سے کم از کم 3/3 سٹاف نرسز کی ڈیوٹیاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ رانا عبد الرحیم ہسپتال سوڈیوال لاہور ایک ڈسپنسری تھی جسے ستمبر 2015 میں اپ گریڈ کر کے 20 بستروں کا رانا عبد الرحیم خاں میموریل ہسپتال لاہور کا درجہ دے دیا گیا۔ کاپی

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گورنمنٹ رانا عبدالرحیم خاں ہسپتال سوڈیوال میں مارنگ شفٹ پر ایک گائناکالوجسٹ، ایک ماہر امراض بچکان، چار لیڈی ڈاکٹرز، دو ڈاکٹرز، سات نرسز، ایک لیڈی ہیلتھ وزٹراور ایک ڈوائف اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں جبکہ ایوننگ شفٹ میں ایک ڈاکٹر، ایک لیڈی ڈاکٹر ایک سٹاف نرس اور ایک ڈوائف ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں جو کہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے کافی کم ہے اور ایک سٹاف نرس کی جنرل ڈیوٹی سمن آباد ہسپتال میں لگی ہے۔ ہسپتال میں مارنگ مریضوں کی تعداد 550 سے 600 ہے جبکہ ایوننگ و نائٹ میں 100 سے 125 مریضوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ ایوننگ شفٹ میں ایک ڈاکٹر، ایک لیڈی ڈاکٹر ایک سٹاف نرس اور

ایک ڈوائف ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں کسی سے کسی قسم کی کوئی جبراً ڈیوٹی نہیں لی جاتی۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ ہسپتال ہذا 24 گھنٹے کھلا رہتا ہے اور ہر وقت عملہ ڈیوٹی پر موجود ہوتا

ہے۔ دروازہ کسی بھی وقت بند نہیں ہوتا اور اس کی سی سی ٹی وی کیمرہ سے پڑتال بھی کی

جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی مریض کو دوسرے ہسپتال میں جانے کے لئے کہا جاتا ہے۔

(د) گورنمنٹ ہسپتال سوڈیوال میں ایوننگ اور نائٹ شفٹ میں ضرورت کے مطابق ڈاکٹرز و

دیگر سٹاف تعینات ہے۔ مزید یہ کہ ہسپتال میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹر اور دیگر عملہ کی ڈیوٹی

لگاتے وقت مریضوں کی تعداد کو خاص طور پر مد نظر رکھا جاتا ہے تاکہ مریضوں کے علاج اور

دیکھ بھال میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ آئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے جو جواب محکمہ کی طرف سے دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن

نہیں ہوں کیونکہ یہ جواب درست نہ ہے۔ میں اپنا ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہوں گی کہ کچھ دن

پہلے رانا عبدالرحیم ہسپتال کی ایم ایس صاحبہ نے مجھ سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے یہ باور کروانے کی

کوشش کی کہ آپ نے جو سوالات جمع کروائے ہیں وہ سارے غلط ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ

ہسپتال کا visit کریں اور خود دیکھیں کہ جو سوالات آپ نے جمع کروائے ہیں وہ غلط ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ request کی کہ مجھے ہسپتال کے عملے نے خود ان مسائل سے آگاہ کیا ہے تو پھر وہ جھوٹ پر مبنی کیسے ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اپنا پہلا ضمنی سوال جز (الف) کے حوالے سے کرنا چاہتی ہوں کہ اس میں انہوں نے جو عملے کی تعداد بتائی ہے اور اس حوالے سے مجھے annexure بھی دیا گیا ہے۔ اس میں جو ڈاکٹرز کی تعداد بتائی گئی ہے وہ غلط ہے۔ اس ہسپتال میں 4 میل ڈاکٹرز، 8 لیڈی ڈاکٹرز، 12 نرسز، 3 ڈوائف اور 2 وارڈ بوائے ہیں۔ میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ یہ ہسپتال جس علاقے میں ہے یقیناً اس علاقے میں اسی لئے بنایا گیا ہے تاکہ وہاں کے لوگوں کو صحت کی سہولیات دی جائیں لیکن وہاں پر کام نہیں ہوتا اور وہاں بھی دوسرے ہسپتالوں کی طرح بے پناہ مسائل ہیں۔ اگر سیسی پرائیویٹ یا اس طرح کے چھوٹے ہسپتالوں میں بھی وہی مسائل ہیں تو پھر ہماری طرف سے ایک سوالیہ نشان ضرور اٹھے گا۔ مجھے کوئی ذاتی طور پر approach کر لے اور یہ کہے کہ آپ آکر visit کر لیں، میں protocol کے ساتھ جب بھی جا کر visit کروں گی تو سب اچھا کی رپورٹ آئے گی لیکن بغیر introduction کروائے اور بغیر protocol کے جب ہم ہسپتال کو دیکھیں تو اس کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ صفائی کے حوالے سے، باقی چیزوں کے حوالے سے اور مریضوں کی حالت کے حوالے سے بھی۔۔۔ چیف جسٹس صاحب پروٹوکول کے ساتھ گئے ہیں کیونکہ پروٹوکول کے ساتھ انہوں نے visit کرنا تھا اس لئے ہر بیڈ پر ایک ایک مریض لٹا دیا، ڈاکٹروں کی لائسنس لگا دیں، سب کچھ اچھا ہو گیا اور صفائی بھی ہو گئی۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر اگر سوال کرتے ہیں تو وہ سوال ہمارے تک آتا کیوں ہے کیونکہ ہسپتالوں اور لوگوں کے مسائل جوں کے توں ہیں؟ ڈائریکٹریا دل کے مریضوں کو دو دو تین تین ماہ کے بعد date دی جائے گی تو میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے سوال کرتی ہوں کہ کیا تین مہینے میں وہ بندہ expire نہیں ہو جائے گا؟ یہاں پر ایک سال کی date بھی دی جاتی ہے کہ ایک سال کے بعد آپ کی باری آئے گی تو کیا وہ ایک سال تک چیک اپ کے بغیر اپنی بیماری کے ساتھ لڑتا رہے گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ general پوچھ رہی ہیں یا اس پر ضمنی سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا اسی سوال کے حوالے سے ہی ضمنی سوال ہے کہ جو facts میرے پاس ہیں وہ غلط ہیں یا اس ہسپتال کے ایم ایس کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وہ درست ہے؟

وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جہاں تک معزز ممبر کا یہ کہنا ہے کہ ایم ایس نے رابطہ کیا اور رابطہ کرنے کے بعد ان کو offer کی کہ آپ آکر دیکھیں تو محترمہ کو اس بات کو positive لینا چاہئے کہ اگر ایم ایس نے رابطہ کیا ہے تو اللہ معاف کرے انہوں نے approach کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ offer کی ہے کہ آئیں اور visit کریں۔ میں نے خود بھی جا کر دیکھا ہے۔ میں ایک مرتبہ 12 بجے سے پہلے وہاں بتائے بغیر گیا تھا، میرے پروگرام میں شامل تھا اور نہ کسی کو پتا تھا کہ میں وہاں پر جا رہا ہوں تو اُس وقت گیٹ کھلا تھا۔ ایک دفعہ میں اڑھائی بجے گیا تو اس کا گیٹ کھلا تھا لیکن اندر چھوٹی موٹی deficiencies ضرور ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں کبھی نہیں کہتا کہ یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہ رہی ہیں لیکن میں معزز ممبر کی اس پریشانی اور اُن کے دل میں جو جذبہ ہے میں اس کی بالکل ستائش کرنا چاہتا ہوں۔ میری offer ہے کہ اگر ایوان اس issue کو مزید دیکھنا چاہتا ہے تو بالکل کمیٹی بنا دیں ہم اس کی انکوائری کروانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو متعلقہ کمیٹی کو refer کر دیتے ہیں۔

وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جی، بالکل کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ یہ سوال متعلقہ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے اور کمیٹی کی رپورٹ دو ماہ میں آنی چاہئے۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9651 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے حاجی عمران ظفر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات شہر اور پی پی۔ 111 میں ہسپتالوں کی تعداد، خالی اسامیاں اور بجٹ کی تفصیل

\*9651: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گجرات شہر اور پی پی-111 میں کتنے ہسپتال کس کس جگہ کس کس نام سے چل رہے ہیں؟  
 (ب) ان ہسپتالوں کو سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟  
 (ج) ان ہسپتالوں میں کون کون سی طبی مشینری کی کمی ہے اور وہ کب تک فراہم کی جائے گی؟  
 (د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟  
 (ہ) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟  
 (و) حکومت ان ہسپتالوں میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور ان میں طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

- (الف) گجرات شہر اور پی پی-111 میں دو سرکاری ہسپتال گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات واقع فوارہ چوک گجرات اور عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات واقع بھمبر روڈ گجرات ہے جبکہ عزیز بھٹی شہید ٹیچنگ ہسپتال گجرات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے ماتحت نہ ہے۔
- (ب) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات کا 17-2016 کا سالانہ بجٹ تنخواہ مع دیگر اخراجات 1,85,52,660 روپے ہے اور سال 18-2017 کا سالانہ بجٹ 1,87,71,600 روپے ہے بجٹ کی تفصیل (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں ریسٹریٹیشن ٹرالی، بے بی وارمر اور انکیوبیٹر کی ضرورت ہے جو ایئر جنسی نوعیت کی نہ ہیں ان ضروریات کو بجٹ موصول ہونے کے بعد فراہم کر دیا جائے گا۔

- (د) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں کل 64 اسامیاں ہیں کیونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی جانب سے مراسلہ نمبر SO(H-D)7-6/2017 مورخہ 02-11-2017 کے تحت مزید 28 نئی اسامیاں منظور کی گئی ہیں کل اسامیوں میں سے 47 اسامیاں پر ہیں جبکہ 17 اسامیاں خالی ہیں۔ اسامیوں کی تفصیل Annexure-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ہ) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات 22 ہیڈز پر مشتمل ہے۔
- (و) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت گجرات کی جانب سے روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ میں مورخہ 03-02-2018 کو اشتہار شائع ہو چکا ہے اور خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا عمل جاری ہے اور گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں ریسٹریکشن ٹرالی، بے بی وارمر اور انکیوبیٹر کی ضرورت ہے جو ایمر جنسی نوعیت کی نہ ہیں ان ضروریات کو بجٹ موصول ہونے کے بعد جلد فراہم کر دیا جائے گا۔ اشتہار کی کاپی Annexure-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں؟ وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال گجرات میں 64 سیٹیں تھیں تو نومبر 2017 میں اس میں مزید 28 سیٹوں کی منظوری دی گئی لہذا تب سے خالی ہوں گی جن کا process تقریباً مکمل کر لیا گیا ہے۔ ابھی تقریباً 17 اسامیاں خالی ہیں۔ روزنامہ "ایکسپریس" میں مورخہ 3 فروری 2018 کو Ad دیا گیا ہے جس کے تحت یہ تمام اسامیاں انشاء اللہ cover کر لی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں یعنی کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

وزیر پر انٹرنیٹ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ نومبر میں یہ اسمیاں منظور ہو رہی ہیں تو definitely نومبر سے ہی خالی ہوں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے specific پوچھا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو پہلے کی 17 اسمیاں خالی ہیں وہ کب سے خالی ہیں؟

وزیر پر انٹرنیٹ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ process ongoing ہوتا ہے، لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں اور بعض دفعہ ٹرانسفر پوسٹنگ ہو جاتی ہے۔ ابھی اس وقت یہ بتانا کہ 17 اسمیاں کب سے خالی ہیں تو میرا نہیں خیال کہ میرے لئے یہ possible ہے۔ اگر معزز ممبر اجازت دیں تو میں اس کا breakup منگوا کر ان کو دے دیتا ہوں اور ایوان سے بھی share کر لیتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ میں مورخہ 03-02-2018 کو اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ روزنامہ ایکسپریس کے بارے لکھا ہوا ہے کہ یہ پاکستان کے گیارہ شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار ہے۔

جناب سپیکر: کیا کہہ رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! لکھا ہوا ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" پاکستان کے گیارہ شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار ہے۔ کیا صرف یہی اخبار ہی ہے جس میں advertisement دی جا سکتی ہے یا دیگر اخبار بھی ہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! اخبار میں Ad یہ نہیں دیتے۔ جو محکمہ Ad دیتا ہے وہ تعلقات عامہ ہے لہذا اس سے پتا کریں کیونکہ یہ تو ان کا سوال بنتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ سوال کا جواب جو محکمہ نے پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دیا تو ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! بہر حال میں ان سے صرف یہ پوچھ لیتا ہوں کہ کیا PPRA رولز کے مطابق ٹھیک ہے جو اس کی advertisement ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، PPRA رولز کے مطابق وہ نہیں بتا سکتے۔ آپ ان کے محکمہ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ آپ کو بتائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں محکمہ سے ہی پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کون سے محکمہ کے بارے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں گوش گزار کر دیتا ہوں۔ آپ بالکل درست فرما رہے ہیں تو میرے خیال میں معزز ممبر کو بھی اس کا پتا ہے کہ محکمہ جات کے اشتہار ہم DGPR کو بھجوا دیتے ہیں پھر ان کی صوابدید ہوتی ہے کہ وہ تمام قانونی تقاضوں کے مطابق ان اسامیوں کو advertise کرتے ہیں جبکہ ہم ان کو اپنی choice نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بالکل ایسا نہیں ہے۔ یہ ذرا پڑھ لیں کہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت گجرات کی جانب سے روزنامہ "ایکسپریس" کو جرنوالہ میں مورخہ 03-02-2018 کو اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ گجرات والوں نے بھیجا ہے۔ جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ جواب آنا چاہئے اس کا مطلب ہے کہ یہ جواب پھر غلط ہوا جو انہوں نے بتایا ہے۔

جناب سپیکر: ان کے محکمہ کی بات نہیں ہے کیونکہ انہوں نے متعلقہ محکمہ کو بھیج دیا اور متعلقہ محکمہ نے یہ اشتہار جاری کر دیا تھا۔ جو محکمہ اشتہار جاری کرتا ہے ان کے پاس یہ گیا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس محکمہ کا اشتہار ہو گا تو لازمی بات ہے کہ وہ اس کا claimer تو بنے گا لہذا محکمہ ہیلتھ گجرات نے وہ اشتہار move کیا تھا تو DGPR نے اس اشتہار کو publish کروایا۔ اب یہ ان کی صوابدید تھی کہ وہ "ایکسپریس" میں دیتے ہیں یا کسی اور اخبار میں دیتے ہیں بہر حال claimer محکمہ ہیلتھ گجرات ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان کی ذمہ داری ہے کہ فول پروف طریقے سے مشینری خریدی جائے اور فول پروف طریقے سے اس کی advertisement ہو۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ انہوں نے اس کی Ad دے دی لیکن اب اگر دوبارہ یہ خرچ کریں گے تو آپ کے قومی خزانے کا پیسا خرچ ہوگا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا قومی خزانہ اس سے بچتا ہے جو گجر نوالہ میں ہوا ہے؟  
جناب سپیکر: جی، ایسے نہیں ہے۔

وزیر پرانمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تھوڑا اپنے بھائی سے share کر لیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے زیادہ share کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے بات ختم کر دی ہے اور آپ پھر اس کو شروع کر دیتے ہیں۔

وزیر پرانمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب سوالات repeat کرتے ہیں۔ سوال نمبر 9609 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4491 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7046 پیر زادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9497 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 8342 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا on her behalf take up ہو گیا تھا۔ اگلا سوال نمبر 9499 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ! آپ کا جو پہلا سوال UET سے متعلقہ ہے کیا اس سوال کو take up کرنا چاہتی ہیں یا نہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے تو پتا ہی نہیں ہے کہ میرا سوال بھی ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9595 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور UET میں سکیورٹی کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

\*9595: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) UET میں سکیورٹی کے کیا انتظامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکیورٹی کے نام پر طلباء و طالبات اور باقی لوگوں سے بھی گیٹ پر داخلہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ UET لاہور میں بوگس بھرتیاں کی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانی):

(الف) گزشتہ برس سے جاری دہشتگردی کی لہر اور صوبائی سکیورٹی اداروں کی اطلاعات کی روشنی میں

یو ای ٹی انتظامیہ شبانہ روز کاوشوں سے سکیورٹی کی استعداد کار میں اضافہ کرتی رہتی ہے۔ اس

سلسلے میں گزشتہ چند ماہ سے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1. یو ای ٹی سکیورٹی کے لئے دس عدد POF WAH 0.308 کے جدید ہتھیاروں کی فراہمی۔

2. یو ای ٹی میں سی سی ٹی وی کیمروں کی اپ گریڈنگ اور کیمروں کی تعداد میں اضافہ۔

3. سمارٹ یونیورسٹی پروگرام کے تحت یونیورسٹی کی چار دیواری پر تقریباً سو سے زائد حساس کیمروں اور سینسرز کی تنصیب تکمیل کے آخر مراحل میں ہے۔ ان کیمروں اور سینسرز کی تنصیب سے یونیورسٹی کی چار دیواری پر بیک وقت نظر ہوگی۔

4. انٹری پوائنٹ گیٹ نمبر 3 پر یو ای ٹی انتظامیہ نے تمام ضروری لوازمات مہیا کئے ہوئے ہیں جن میں واک تھر و گیٹ، انڈر و ہیگل کیمرے، بائمر مرر، میٹل ڈینسٹرز، 6 عدد CCTV کیمرے۔

5. گیٹ نمبر 3 کو مزید محفوظ بنانے کے لئے پینٹج پوائنٹ کی تنصیب بھی آئندہ چند روز میں متوقع ہے جس سے کسی بھی ناگہانی صورت میں گارڈ مورچہ بند رہ کر مقابلہ کر سکے گا۔

6. یو ای ٹی کی حدود کے اندر مشکوک سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے ہمہ وقت پٹرولنگ

جاری رہتی ہے۔ جس کا رابطہ یو ای ٹی انتظامیہ سے ہوتا ہے۔

(ب) یو ای ٹی انٹری گیٹ یا یو ای ٹی کی حدود کے اندر سکیورٹی کے نام پر کسی قسم کی کوئی فیس کسی

طالب علم سے اور نہ ہی دیگر لوگوں سے قطعاً وصول کی جاتی۔

(ج) یو ای ٹی لاہور میں بھرتیاں یونیورسٹی کے قواعد و ضوابط کے مطابق کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جی، جناب سپیکر! میرا اس میں صرف سکیورٹی کے حوالے سے concern تھا کہ

UET کی main entrance پر کچھ گاڑیاں۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے فرمایا تھا کہ طلباء سے بھی سکیورٹی کے لئے کچھ لیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جی، جناب سپیکر! وہ مخصوص گاڑیوں کو تو اندر جانے دیتے ہیں اور بعض گاڑیوں کو

روک لیتے ہیں۔ اگر سکیورٹی کے انتظامات ہیں تو پھر طلباء کے لئے اور وہاں کی فیکلٹی کے لئے بھی سٹیکر

issue کریں یا کوئی ایسا سسٹم ہونا چاہئے نا کہ جو گاڑی یونیورسٹی کے اندر جانی ہے اس پر اگر سٹیکر لگا ہو تو

اسے جانے دیں اور جس پر سٹیکر نہیں لگا ہو تو اس کی چیکنگ کر کے اسے اندر جانے دیں لیکن ایسا نہیں

بلکہ وہ main gate پر گاڑی کھڑی کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب آپ نے یونیورسٹی کے اندر جس

ڈیپارٹمنٹ میں جانا ہے وہاں پیدل جائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا

چاہوں گی کہ فیکلٹی کی گاڑی کو تو اندر جانے سے نہیں روکتے لیکن طلباء کے لئے restrictions ہیں اور جو

سکیورٹی measures لئے گئے ہیں اس کے تحت ہر گاڑی کو اندر نہیں جانے دیا جاتا۔ محترمہ کی سٹیکر والی

تجویز ہم یونیورسٹی کو convey کر دیں گے اور ان سے اس حوالے سے بات چیت بھی کر لیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سٹیپلٹو فیکٹی کونہ دیں بلکہ وہاں پر جو Visiting Teachers جاتے ہیں اور visiting lectures دینے والوں کو بھی روک لیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ gate main سے پیدل ہی اندر جائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی specific شکایت تو بتائیں نا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر کوئی specific شکایت ہے تو بتایا جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے کوئی گھر بیٹھ کر تخیلاتی طور پر یہ issue نہیں بنا لیا بلکہ وہاں پر کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو میں نے یہاں پر point out کیا ہے نا۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ آپ کی بات سے اتفاق نہیں کر رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! محترمہ کی اگر کوئی specific complaint ہے تو مجھے بتادیں باقی سٹیپلٹو والی ان کی تجویز کو یونیورسٹی کے ساتھ discuss کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اگر کوئی ایسی بات ہے تو اسے ضرور چیک کروایا جائے اور ان کی طرف سے جس شکایت کی نشاندہی کی گئی ہے اسے دور کیا جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر مجھے specific بات کرنا ہوتی تو الحمد للہ میں خود بھی جا کر کروا سکتی تھی لیکن بات یہ ہے کہ teachers اور students کا بھی احترام ہونا چاہئے۔ میری ایک request تھی اور تجویز ہے کہ سٹیپلٹو teachers اور students کی گاڑیوں کو بھی اندر جانے دیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس سے بات تھوڑی سی مختلف ہو جائے گی۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ فیکٹی کے لئے یونیورسٹی کے اندر access ہے کہ ان کی گاڑیوں کے نمبر وغیرہ گیٹ پر دیے جاتے ہیں۔ چونکہ ہر student کو گاڑی allow نہیں ہوتی تو انہیں اس کی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ گاڑی کو اندر لے کر جائے تاہم معزز ممبر کی سٹیپلٹو والی تجویز پر ضرور یونیورسٹی سے discuss کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9684 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

#### امتحانات میں پرچوں کی ری چیکنگ کے طریق کار کی تفصیل

\*9609: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) امتحانات میں پرچوں کی ری چیکنگ کا کیا طریق کار ہے؟  
 (ب) اگر کسی طالب علم کا جواب درست ہے اور اس کو نمبر نہیں دیئے گئے اس طالب علم کو مستقبل سے محروم کرنے کا کسی کو کیا حق ہے اور اس کی سزا کیا ہے؟  
 (ج) اگر کوئی ایسا قانون نہیں ہے تو پھر ایسے اساتذہ جو جان بوجھ کر نمبر نہیں دیتے، ان کے لئے قانون سازی کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) تعلیمی بورڈوں میں ری چیکنگ بورڈ کے وضع کردہ قوانین کے مطابق کی جاتی ہے۔ دوران ری

چیکنگ درج ذیل امور پر عملدرآمد یقینی بنایا جاتا ہے۔

1. جو ابی کاپی کے سرورق پر میزان میں کوئی غلطی تو نہیں۔
2. حل کئے گئے مختلف سوالات کے حصوں کے علیحدہ علیحدہ دیئے گئے نمبروں کو درست جمع کیا گیا ہے۔

3. تمام سوالات کا انفرادی مجموعہ نمبرات، جو ابی کاپی کے سرورق پر ٹھیک طور پر منتقل کیا

گیا ہے۔

4. جو ابی کاپی کا کوئی حصہ نمبر لگانے سے رہ تو نہیں گیا۔
5. جو ابی کاپی یا اس کا کوئی حصہ تبدیل تو نہیں کیا گیا۔
6. جو ابی کاپی کی پڑتال کے دوران اگر مندرجہ بالا حوالوں سے کوئی غلطی دریافت ہو تو درست کر دی جاتی ہے اور طالب علم کو ادا شدہ فیس واپس کر دی جاتی ہے۔
7. جواب کاپی کے معروضی حصے میں دوران پڑتال اگر Answer Key کے مطابق کوئی غلطی پائی جائے تو اسے درست کر دیا جاتا ہے۔
8. طالب علم اپنی جو ابی کاپی کی پڑتال کے دوران درج بالا امور کی تسلی کرتا ہے۔

(ب) مزید برآں درج ذیل عدالتی فیصلہ جات کی روشنی میں ری مارکنگ نہیں کی جاسکتی۔

- 1- طاہر سعید قریشی بنام بورڈ
- 2- منزہ خلیل بنام بورڈ
- 3- سللی افروز بنام بورڈ

(ج) بورڈ کیلنڈر کے باب 14 (سیکشن 11) جس کے مطابق ری چیکنگ کی جاتی ہے، کی نقل اور عدالتی فیصلہ جات کی نقول کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں فارماسسٹ سے متعلقہ تفصیلات

\* 4491: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب کے مراسلہ نمبر SO(DC)6-6-2011(P) مورخہ اکتوبر 2012 کے تحت 50 بیڈز پر ایک فارماسسٹ ڈیوٹی دینے کا پابند ہوگا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت کے مراسلہ نمبر SO(DC)6-6-2011(P) مورخہ 13-05-30 کے ذریعے تمام پرنسپل صاحبان ٹیچنگ انسٹیٹیوشن، میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، سپیشل انسٹیٹیوٹ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹس، ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کو ہدایت کی گئی ہے کہ 50 بستروں کی شرح کے مطابق فارماسسٹوں کی شفٹ وار تعداد Calculate کر کے محکمہ کے علم میں لائیں اور اب تک کی صورت حال سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت متذکرہ مراسلہ کی روشنی میں ہر ہسپتال میں شفٹ وار مزید فارماسٹ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ صحت حکومت پنجاب کے مراسلہ نمبر (P) 6-6-2011 (SO(DC)6) اکتوبر 2012 کے حوالہ کے مطابق ہسپتالوں میں کم از کم ہر پچاس بیڈ پر ہر شفٹ کے لئے ایک فارماسٹ کی تعیناتی لازمی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت اپنے جاری کردہ مراسلہ کے تحت صوبہ بھر کے تمام ٹی ایچ کیوز اور ڈی ایچ کیوز میں 50 بستروں کی شرح کے مطابق فارماسٹوں کی تعیناتی کو یقینی بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے ہر ڈی ایچ کیو میں کم از کم چار اور ہر ٹی ایچ کیو میں کم از کم ایک فارماسٹ کی تعیناتی کو یقینی بنایا ہے۔

مزید یہ کہ حکومت نے ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی تجدید نو کے لئے مرحلہ وار ایک منصوبہ کا آغاز کیا جس کے تحت فارماسٹ کی موجودہ منظور شدہ اسامیوں میں بتدریج اضافہ کیا جا رہا ہے تاکہ ہسپتالوں میں 24 گھنٹے فارماسٹ کی موجودگی کو یقینی بنایا جاسکے۔ صوبہ بھر کے تمام ٹی ایچ کیوز اور ڈی ایچ کیوز میں تعینات فارماسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ کی طرف سے فارماسٹ کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کا کام جاری ہے جس کا تفصیل سے جواب جزیع میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جی، ہاں! پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب فارمیسی کے شعبہ میں بین الاقوامی معیار حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں صوبہ پنجاب کے تمام تحصیل لیول اور ضلعی لیول کے ہسپتالوں میں 170 فارماسٹ کی تعیناتی کا عمل بذریعہ اشتہارات مرحلہ وار جاری ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس سلسلے میں پنجاب سروس کمیشن کے ذریعے مستقل اور نیشنل ٹیسٹنگ سسٹم (NTS) کے ذریعے ایک سال کے کنٹریکٹ پر پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں فارماسٹ کی تعیناتی کا عمل مرحلہ وار جاری ہے۔ اب تک محکمہ نے 130 فارماسٹ کو تقرر نامہ ارسال کر دیا ہے جبکہ

باقی 40 فارماسٹ کو بھی جلد تقررنامے ارسال کر دیئے جائیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی تمام خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

ملتان: علی گڑھ کالج کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

\*7046: پیرزادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان میں علی گڑھ کالج کی اراضی 1962 میں 30 سال کے لئے علی گڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے نام لیز پر دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لیز کی مدت 1992 میں ختم ہوئی اور آج تک حکومت کی جانب سے اس کی لیز میں توسیع نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علی گڑھ کالج کے دونوں اطراف غیر قانونی 43 کمرشل دکانیں ہیں، ان دکانوں کالاکھوں روپے ماہانہ کرایہ آ رہا ہے لیکن سرکاری اراضی ہونے کے باوجود بھی قومی خزانے میں کوئی رقم جمع نہیں کروائی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج میں کمرشل ہاسٹلز بھی قائم ہیں؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی پنجاب ملتان رجین کے ریکارڈ کے مطابق علی گڑھ کالج کے اطراف میں جو کمرشل مارکیٹ ہے وہ نقشوں کے مطابق کالج اور سکول کے کلاس رومز ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اراضی فلاحی اور تعلیمی مقاصد کے لئے دی گئی تھی جس کا غیر قانونی طور پر کمرشل استعمال ہو رہا ہے؟

(ز) کیا حکومت اس قیمتیں سرکاری اراضی کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

- (الف) محکمہ ٹاؤن پلاننگ ملتان نے علی گڑھ کالج کو 15 سال کے لئے لیز پر زمین دی مزید پندرہ سال یہ ادارہ غیر قانونی طور پر قابض رہا تاہم یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارہ تھا جس کا محکمہ اعلیٰ تعلیم سے تعلق نہ ہے۔
- (ب) درست نہ ہے۔ لیز 15 سال کے بعد یعنی 1977 میں ختم ہو گئی تھی اور باقی ماندہ عرصہ غیر قانونی ہے تاہم متعلقہ ریکارڈ محکمہ ٹاؤن پلاننگ ملتان کے پاس موجود ہو سکتا ہے۔
- (ج) 1962 سے یہ اراضی لیز پر دی گئی اور قومی خزانہ میں صرف۔/280 روپے جمع کرائے گئے یہ درست ہے کہ علی گڑھ کالج کے دونوں اطراف غیر قانونی کمرشل دکانیں موجود ہیں۔
- (د) جی ہاں! سابقہ علی گڑھ کالج کی انتظامیہ غیر قانونی طور پر طلباء کے لئے مخصوص ہاسٹلز کو کمرشل ہاسٹلز کے طور پر استعمال کرتی رہی۔
- (ہ) سابقہ علی گڑھ کالج کی انتظامیہ نے کلاس رومز کی دیواروں کو غیر قانونی طریقے سے توڑ کر کمرشل دکانیں بنالیں۔ تاہم نقشہ کی تفصیلات محکمہ اعلیٰ تعلیم کے پاس موجود نہیں۔
- (و) جی ہاں! مذکورہ اراضی فلاجی اور تعلیمی مقاصد کے لئے دی گئی تھی لیکن سابقہ انتظامیہ اس کو غیر قانونی طور پر کمرشل استعمال کرتی رہی ہے۔
- (ز) ضلعی حکومت نے مورخہ 18-02-13 سے یہ قیمتی سرکاری اراضی سابقہ علی گڑھ کالج کی انتظامیہ سے واگزار کروا کر محکمہ ہاؤسنگ کے سپرد کر دی ہے۔

پنجاب کے کالجز میں لیکچرار کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

\*9497: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے کالجز میں 2002 سے پہلے اور 2012 کے بعد لیکچرارز کو

of Joining سے ریگولر بنیاد پر بھرتی کیا گیا؟

- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت 2009، 2005، 2002 اور 2012 میں بھرتی کئے گئے لیکچرار کو Date of Joining سے ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو ان لیکچرار کے ساتھ امتیازی سلوک کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے ملازمین کو بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOP- 12(316)/06-A (S&GAD) 11، مورخہ 19- جنوری 2017 کے تحت Date of joining سے ریگولر کیا گیا جبکہ وہ PPSC کے ذریعے کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے تھے؟
- (د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سال 2009، 2005، 2002 اور 2012 میں بھرتی ہونے والے لیکچرار کو Date of Joining سے ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):
- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ 2002 سے پہلے اور 2012 کے بعد لیکچرار کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ریگولر بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔
- (ب) PPSC کے ذریعے اس وقت 2004 کی کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ پر بھرتیاں کی گئیں۔ بعد ازاں انہیں چیف منسٹر کی منظوری سے نوٹیفکیشن کی تاریخ سے مستقل کیا گیا۔ نوٹیفکیشن اور پالیسی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے متعلقہ ہے۔
- (د) موجودہ حکومت کی پالیسی کے مطابق پنجاب پبلک سروس کمیشن مستقل بنیادوں پر لیکچرار کو بھرتی کر رہا ہے۔

محکمہ صحت گریڈ ایک سے 15 تک کی اسامیوں کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

\*8342: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

محکمہ صحت کے گریڈ 1 سے 15 سکیل تک کے پیرامیڈیکل سٹاف، نرسز و دیگر ملازمین کو اگلے گریڈوں میں ترقی دینے کا معاملہ کب سے زیر غور ہے کیونکہ کلیریکل سٹاف کو مختلف گریڈ مل چکے ہیں اور جو (Cadre) کیڈر رہ گئے ہیں جن ملازمین / عہدہ جات کی اسامیوں کو اپ گریڈ نہیں کیا ہے ان میں بے چینی ہے اس حوالہ سے کب تک حکومت فیصلہ کرے گی اور کب تک ان کی اسامیوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

محکمہ صحت نے نوٹیفیکیشن نمبر (Paramedics) SO(ND)7-11/2007 مورخہ 2011-11-24 کے ذریعے تمام پیرامیڈیکس سٹاف سکیل 5 سے 15 تک کی تمام پوسٹوں کو فور Tier فارمولہ الائیڈ ہیلتھ سروس سٹریکچر کے تحت / upgrade redesignate کر دیا ہے اور جس کے تحت ان ملازمین کو اگلے سکیل میں پروموشن فراہم کی گئی ہے، کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. اس نوٹیفیکیشن کے مطابق گریڈ 5 سے 8 تک کے تمام پیرامیڈیکس ملازمین کو (Junior Technician (BPS-9) اپ گریڈ کر کے ترقی دے دی گئی ہے۔
2. سکیل 9 سے 11 تک کے تمام پیرامیڈیکس ملازمین کو (Technician (BPS-12) اپ گریڈ کر کے ترقی دے دی گئی ہے
3. سکیل 12 اور 13 کے تمام پیرامیڈیکس ملازمین کو (Senior Technician (BPS-14) کو اپ گریڈ کر کے ترقی دے دی گئی ہے۔
4. سکیل 14 اور 15 کے تمام پیرامیڈیکس ملازمین کو (Chief Technician (BPS-16) اپ گریڈ کر کے ترقی دے دی گئی ہے۔
5. مزید برآں ان کے سروس رولز بھی تبدیل کر دیئے گئے ہیں جس کے تحت ان کی باقاعدہ پروموشن اگلے گریڈ میں ہو جائے گی۔ کا پی (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہاں تک سکیل نمبر 1 تا سکیل نمبر 4 کے ملازمین کا تعلق ہے ان تمام ملازمین کو ٹائم سکیل پروموشن دے دی گئی ہے اس نوٹیفیکیشن کے مطابق گریڈ 1 سے 4 کے تمام ملازمین جن کے

لئے پروموشن کے مزید مواقع میسر نہیں ہیں، انہیں اپنی سروس کے دوران ہر آٹھ سال کے بعد اگلے گریڈ میں ترقی کا حق دے دیا گیا ہے جس کے تحت باقاعدہ ترقیاں دی جا رہی ہیں۔

بحوالہ نمبر (O.FD.PC.39.14/77 (pt.iv) APCA/2008 PROVL)

مورخہ 2017-06-21 کا پی (Annexure-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ کے ہسپتالوں میں ایم آر آئی کی مشینوں کے ناکارہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات  
\*9499: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پر انٹرنیٹ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں  
گے کہ:-

(الف) چنیوٹ کے کون کون سے ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مشینوں کو مفادات کے حصول کے لئے ناکارہ بنایا جاتا ہے؟

(ج) حکومت ان ناکارہ مشینوں کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پر انٹرنیٹ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع چنیوٹ کے کسی بھی سرکاری ہسپتال میں فی الحال ایم آر آئی مشین کی سہولت موجود نہ ہے۔ تاہم حکومت پنجاب نے Revamping of DHQs/THQs کے نام سے ایک مرحلہ وار منصوبہ 2016-17 میں شروع کیا ہے جس کے تحت صوبہ بھر کے 26 ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور 100 تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں صحت عامہ کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس منصوبہ کے فیروز کے تحت ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ میں ایم آر آئی مشین کی تنصیب کا کام بھی شامل ہے جو کہ مارچ کے آخری ہفتے تک مکمل کر لیا جائے گا اور عوام اس جدید سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

(ب) جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

ساہیوال میں گرنز کالج کی تعداد اور سال 2017-18 میں فراہم کردہ رقم کی تفصیل

\*9684: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ساہیوال میں گرلز کالجز کی تعداد کتنی اور کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) ساہیوال شہر میں واقع گرلز کالجز کے نام بتائیں اور ان کی بلڈنگ کی پوزیشن کیا ہے ان میں زیر تعلیم طالبات کی کلاس وار تعداد کتنی ہے اور ان کو پڑھانے کے لئے ٹیچنگ سٹاف کی تعداد عہدہ و گریڈ وار بتائیں؟
- (ج) ساہیوال شہر کے گرلز کالجز کو سال 18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟
- (د) کس کس کالج کے پاس pick and drop کے لئے کتنی کتنی بسیں ہیں؟
- (ہ) کس کس کالج میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے اور کس میں یہ سہولت نہ ہے؟
- (و) حکومت ساہیوال شہر کے گرلز کالجز کی ناکافی سہولیات کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضاعلی گیلانی):

(الف) ضلع ساہیوال میں چھ گرلز کالج ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | نام  |
|-----------|--|
| 1-        | گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین نزد فریڈیہ پارک ساہیوال۔  |
| 2-        | گورنمنٹ کالج برائے خواتین فریڈ ٹاؤن نزد 6R/93 ساہیوال۔           |
| 3-        | گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیر ٹاؤن نزد ساہیوال۔                  |
| 4-        | گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ سٹی ساہیوال۔                      |
| 5-        | گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین، چچہ وطنی نزد 15 بلاک، ساہیوال۔ |
| 6-        | گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال۔                 |

- (ب) ساہیوال شہر میں واقع گرلز کالجز میں طالبات کی کلاس وار اور ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور عہدہ وار کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | نام  | اظہاریت | ڈگری | ایزولمنٹ |        | ٹیچنگ سٹاف |       |       |       |
|-----------|--|---------|------|----------|--------|------------|-------|-------|-------|
|           |  |         |      | نی ایس   | ایم اے | BS.17      | BS.18 | BS.19 | BS.20 |
| 1         | گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین نزد فریڈیہ پارک ساہیوال | 2296    | 00   | 1817     | 68     | 42         | 23    | 08    | 04    |
| 2         | گورنمنٹ کالج برائے خواتین فریڈ ٹاؤن نزد ساہیوال                | 189     | 307  | 00       | 00     | 08         | 02    | 00    | 00    |
| 3         | گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیر ٹاؤن نزد ساہیوال                 | 204     | 128  | 00       | 00     | 05         | 00    | 00    | 00    |
| 4         | گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ سٹی ساہیوال                     | 619     | 184  | 00       | 00     | 07         | 00    | 00    | 00    |
| 5         | گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین ساہیوال                       | 1548    | 758  | 00       | 00     | 10         | 02    | 00    | 00    |

خواتین، چیچہ وطنی نزد 15 بلاک، ساہیوال

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے

خواتین ساہیوال

00 00 00 08 00 00 68 164 6

مندرجہ بالا کالجوں کی بلڈنگ کی پوزیشن تسلی بخش ہے ماسوائے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین جو گورنمنٹ کالج آف کامرس (بوائز) کے پرنسپل کی رہائش گاہ میں عارضی طور پر کام کر رہا ہے۔

(ج) ساہیوال شہر میں واقع گرلز کالج کراچی کو مالی سال 18-2017 کے دوران درج ذیل فنڈز فراہم کئے گئے۔

| نمبر شمار | نام  | بجٹ               |
|-----------|--|-------------------|
| 1-        | گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین نزد فریدیہ پارک ساہیوال   | 96,698,000/- روپے |
| 2-        | گورنمنٹ کالج برائے خواتین فریڈ ٹاؤن نزد R6/93 ساہیوال            | 14,852,962/- روپے |
| 3-        | گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیر ٹاؤن نزد ساہیوال                   | 9,446,042/- روپے  |
| 4-        | گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ سٹی ساہیوال                       | 16,690,330/- روپے |
| 5-        | گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین، چیچہ وطنی نزد 15 بلاک، ساہیوال | 25,935,566/- روپے |
| 6-        | گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس برائے خواتین ساہیوال                  | 28,805,384/- روپے |

تاہم ترقیاتی بجٹ میں تین منصوبہ جات کے لئے 57.797 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

| نمبر شمار | کالج کا نام                                    | بیسوں کی تعداد |
|-----------|--|----------------|
| 1-        | گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی     | ایک عدد        |
| 2-        | گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ سٹی ساہیوال     | ایک عدد        |
| 3-        | گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال | ایک عدد        |

اس کے علاوہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کیر کے لئے ایک بس کی خریداری کا عمل شروع کیا جا چکا ہے۔

(ہ) شہر کے مندرجہ ذیل دو کالجوں میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے باقی ماندہ کالجوں میں ہوٹل کی سہولت موجود نہ ہے۔

1. گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین، چیچہ وطنی۔
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، ساہیوال۔

- (و) جیسا کہ مندرجہ بالا جوابات میں وضاحت کی دی گئی ہے کہ کالجز میں موجود سہولیات کافی اور تسلی بخش ہیں تاہم نئے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کے لئے تفصیلات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ ساہیوال شہر میں موجود گرنز کالجز کی ضروریات کو بھی مد نظر رکھا جائے گا۔

### غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: داروغہ والا ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1820: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) داروغہ والا لاہور میں ہسپتال کی تعمیر کب کی جا رہی ہے اور پائپ فیکٹری کی زمین کو ہسپتال کے لئے حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
- (ب) حلقہ پی پی-145 لاہور سلامت پورہ میں کئی سال سے زچہ و بچہ سنٹر کی تعمیر کی ہوئی ہے جبکہ فنڈ بھی منظور ہو چکے ہیں؟
- (ج) کب تک ہسپتال کی تعمیر شروع کر دے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

- (الف) پائپ فیکٹری کی زمین کو حاصل کرنے کے لئے ministry of communication کو مراسلہ لکھا گیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا ہے کہ یہ زمین ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نام نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے حکومتی زمین حاصل کرنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو مراسلہ لکھا تھا کہ وہ اس علاقے میں 40 تا 50 کنال زمین کو ہسپتال بنانے کے لئے مختص کرے تاکہ ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع ہو سکے (منسلکہ-01) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) حلقہ پی پی-145 لاہور سلامت پورہ ڈسپنسری کے ساتھ خالی پلاٹ پر دس بستروں پر مشتمل گائنی ہسپتال بنانے کی سکیم منظوری ہو گئی تھی جس کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے ٹینڈر نوٹس بھی جاری کر دیا تھا۔ کاپی (منسلکہ-02) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

اس پلاٹ پر اس وقت پی ایچ اے نے بچوں کا پارک بنایا ہوا تھا۔ پس محمد نعیم نامی شخص نے کورٹ میں کیس کر دیا تھا۔ بچوں کے پارک پر کوئی تعمیر نہ کی جائے تفصیل (منسلکہ-3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بعد ازاں یہ کیس واپس لے لیا گیا ہے اور اب پھر اس پلاٹ پر ہسپتال کی بلڈنگ بنانے کی منظوری ہو گئی ہے۔

مورخہ 26۔ جنوری 2018 کو اس سکیم کے لئے 16 ملین کے فنڈز منظور کئے گئے ہیں۔ اب جلد ہسپتال کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ تفصیل (منسلکہ-4) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جلد ہسپتال کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

گجرات میں آر ایچ سی اور بی ایچ یو کے نام اور اسمیوں سے متعلقہ تفصیلات

1858: میاں طارق محمود: کیا وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-113 گجرات میں آر ایچ سی، بی ایچ یو ہسپتال اور میٹرنٹی سنٹرز کے نام اور جگہ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں مراکز / صحت میں ڈاکٹرز / پیرامیڈیکل سٹاف کی اسمیوں کی تفصیل دی جائے نیز کتنی اسمیاں کس کس جگہ خالی ہیں؟

(ج) خالی اسمیوں کو پُر کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(د) ان مراکز صحت / ہسپتالوں میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹیز ہیں اور ان کے لئے سال 2017-18 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی اور یہ مسنگ فسیلیٹیز کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) حلقہ پی پی-113 گجرات میں آر ایچ سی، بی ایچ یو ہسپتال اور میٹرنٹی سنٹرز کے نام اور پتاجات درج ذیل ہیں:

| نمبر شمار | نام ہسپتال          | پتہ      |
|-----------|---------------------|----------|
| 1-        | رول ہیلتھ سنٹر ڈنگہ | ڈنگہ شہر |

|     |                              |                               |
|-----|------------------------------|-------------------------------|
| 2-  | رورل ہیلتھ سنٹر دلا نوالہ    | گاؤں دلا نوالہ ڈنگہ روڈ گجرات |
| 3-  | گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ  | ڈنگہ شہر                      |
| 4-  | سول ہسپتال ڈنگہ              | ڈنگہ شہر                      |
| 5-  | بنیادی مرکز صحت نور جمال     | گاؤں نور جمال                 |
| 6-  | بنیادی مرکز صحت سیکر انوالی  | گاؤں سیکر انوالی              |
| 7-  | بنیادی مرکز صحت دھکڑ انوالی  | گاؤں دھکڑ انوالی              |
| 8-  | بنیادی مرکز صحت امر اکلاں    | گاؤں امر اکلاں                |
| 9-  | بنیادی مرکز صحت کھوجہ        | گاؤں کھوجہ                    |
| 10- | بنیادی مرکز صحت باگڑیا نوالہ | گاؤں باگڑیا نوالہ             |
| 11- | بنیادی مرکز صحت کرار پوالہ   | گاؤں کرار پوالہ               |
| 12- | بنیادی مرکز صحت چنن          | گاؤں چنن                      |
| 13- | بنیادی مرکز صحت مرزا طاہر    | گاؤں مرزا طاہر                |
| 14- | بنیادی مرکز صحت برنالی       | گاؤں برنالی                   |
| 15- | بنیادی مرکز صحت بانسریاں     | گاؤں بانسریاں                 |
| 16- | بنیادی مرکز صحت جوڑا کرناں   | گاؤں جوڑا کرناں               |
| 17- | بنیادی مرکز صحت کرناں        | گاؤں کرناں                    |
| 18- | بنیادی مرکز صحت حاجی محمد    | گاؤں حاجی محمد                |

(ب) ہسپتالوں میں ڈاکٹر زاور پیر امید لیکل سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| سیریل نمبر | نام ہسپتال                  | ڈاکٹرز کی اسامیوں کی تفصیل |           |            | پیر امید لیکل کی اسامیوں کی تفصیل |           |            |
|------------|-----------------------------|----------------------------|-----------|------------|-----------------------------------|-----------|------------|
|            |                             | منظور شدہ سہٹیں            | پُر سہٹیں | خالی سہٹیں | منظور شدہ سہٹیں                   | پُر سہٹیں | خالی سہٹیں |
| 1-         | رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ        | 5                          | 5         | 0          | 26                                | 19        | 7          |
| 2-         | رورل ہیلتھ سنٹر دلا نوالہ   | 7                          | 5         | 2          | 20                                | 19        | 1          |
| 3-         | گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ | 11                         | 2         | 9          | 13                                | 9         | 4          |
| 4-         | سول ہسپتال ڈنگہ             | 7                          | 5         | 2          | 9                                 | 7         | 2          |
| 5-         | بنیادی مرکز صحت نور جمال    | 1                          | 1         | 0          | 7                                 | 5         | 2          |
| 6-         | بنیادی مرکز صحت سیکر انوالی | 1                          | 1         | 0          | 7                                 | 3         | 4          |
| 7-         | بنیادی مرکز صحت دھکڑ انوالی | 1                          | 1         | 0          | 7                                 | 2         | 5          |

|   |   |   |   |   |   |                               |     |
|---|---|---|---|---|---|-------------------------------|-----|
| 3 | 4 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت امر اکاں   | -8  |
| 2 | 7 | 9 | 1 | 0 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت کھوجہ      | -9  |
| 5 | 2 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت بانڈیاوالہ | -10 |
| 4 | 3 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت کرار پوالہ | -11 |
| 2 | 7 | 9 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت چنن        | -12 |
| 5 | 2 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت مرزا طاہر  | -13 |
| 3 | 4 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت برتلی      | -14 |
| 5 | 2 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت بانسریاں   | -15 |
| 4 | 3 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت جوڑا       | -16 |
| 3 | 4 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت کرناہ      | -17 |
| 3 | 4 | 7 | 0 | 1 | 1 | بنیادی مرکز<br>صحت حاجی محمد  | -18 |

(ج) خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے روزنامہ ایکسپریس میں 31- مئی 2017 کو خالی اسامیوں کا اشتہار IPL NO.7141 دیا گیا جس کے بعد NTS کے ٹیسٹ کے نتائج موصول ہونے کے بعد انٹرویوز کا عمل جاری ہے۔

(د) مذکورہ بالا مراکز صحت میں مریضوں کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے تقریباً تمام مسنگ فسیلٹیز پوری کی گئی ہیں اور ان مراکز صحت میں مسنگ فسیلٹیز کے لئے بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی جاتی بلکہ ضرورت کے مطابق ہائر اتھارٹی سے بجٹ کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے جبکہ بنیادی مراکز صحت میں مریضوں کو طبی سہولیات کی فراہمی کے لحاظ سے بھی تقریباً تمام سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور بنیادی مراکز صحت میں قائم ہیلتھ کونسلز سے

حکومت پنجاب کی جانب سے فراہم کی جانے والی رقم سے ہی مسنگ فسیلٹیز کو پورا کیا جاتا ہے۔

### ضلع نکانہ محکمہ صحت میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

1873: ملک ذوالقرنین ڈوگر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اوزارہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع نکانہ صاحب میں یکم جنوری 2014 سے آج تک محکمہ صحت میں گریڈ ایک تا چودہ پر کتنے افراد بھرتی ہوئے گریڈ وار تفصیل اور اسامی کا نام مع مکمل ایڈریس فراہم کریں؟
- (ب) کیا یہ ساری بھرتی بذریعہ اخبار اشتہار اور سارے قانونی تقاضے پورے کر کے کی گئی اشتہار کی تاریخ اور تعداد اسامی بھی بتائی جائے؟
- (ج) کیا بھرتی بغیر اشتہار کے بھی کی گئی اس کی مکمل تفصیل مہیا کی جائے بغیر اشتہار کی گئی بھرتی کا کیا status ہے اور اب تک اس کے ذمہ داران کا تعین کیا گیا ہے تو اس کی مکمل تفصیل اور ذمہ داران کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

- (الف) محکمہ صحت ضلع نکانہ صاحب میں یکم جنوری 2014 سے آج تک گریڈ ایک تا چودہ میں ریگولر پوسٹس پر جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) یہ ساری بھرتی بذریعہ اخبار اشتہار اور سارے قانونی تقاضے پورے کر کے کی گئی ملاحظہ کے لئے تمام اخبار اشتہارات لف رپورٹ ماسوائے جو بھرتی دسمبر 2016 میں ہوئی تھی جس میں سابق چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی) نکانہ صاحب ڈاکٹر عمر فاروق، سپرنٹنڈنٹ ظہور احمد (ریٹائرڈ)، محمد یوسف اسسٹنٹ (ریٹائرڈ) اور محمد سعید جو نیر کلرک (ڈسمس) نے 61 کی بجائے 94 افراد بھرتی کر لئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ملازمین کے آڈرز رد دستخطی نے بحوالہ آڈرز نمبر 19630-E-II/40 مورخہ 2017-07-07 کے تحت منسوخ کر دیئے تھے تاہم ان ملازمین نے لاہور ہائیکورٹ لاہور میں رٹ

نمبر 52146/2017 دائر کر دی جو کہ انڈر ٹرائیل ہے۔ تاہم ذمہ داران کے خلاف پیڈ ایکٹ 2006 کے تحت کارروائی کرنے کے لئے محکمہ پرائمری اینڈ سکیونڈری ہیلتھ کیئر لاہور کو بحوالہ لیٹر نمبر LO/23930 مورخہ 16-08-2017 کے تحت کارروائی کرنے کی استدعا کر دی گئی تھی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اخباری اشتہار کے بغیر کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

اوکاڑہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال کا سال 2016-17 کا بجٹ

اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1875: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سکیونڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کا کل بجٹ کتنا ہے، 2016-17 کے لئے کتنا بجٹ جاری ہوا کتنا خرچ ہوا اور کتنا lapse ہوا؟

(ب) اس ہسپتال میں سٹاف نرسوں (میل اور فی میل) کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں نیز کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں 2016-17 کے دوران صفائی کی مدفنڈز کتنا خرچ ہوا تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) اس ہسپتال میں سٹریچر کیئر کی job description کیا ہے نیز کیا ان کی کوئی یونیفارم ہے اگر ہاں تو کیا وہ باقاعدگی سے یونیفارم پہنتے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سکیونڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کا کل بجٹ -/217136314 روپے ہے 2016-17 کے لئے

-/217136314 روپے بجٹ جاری ہوا اس میں سے -/215753299 روپے کا بجٹ خرچ ہوا

جبکہ -/1383015 روپے کی رقم lapse ہوئی۔

(ب) اس ہسپتال میں سٹاف نرسوں (فی میل) کی کل 102 اسامیاں منظور شدہ ہیں جس میں سے 13

اسامیاں خالی ہیں جبکہ سٹاف نرس (میل) کی اسامیاں اس ہسپتال میں منظور شدہ نہ ہیں۔

(ج) اس ہسپتال میں 17-2016 کے دوران صفائی کی مد میں -/2885717 روپے کی رقم خرچ ہوئی۔

(د) اس ہسپتال میں سٹریچر کیریئر کی job description درج ذیل ہے۔

1. اپنی ڈیوٹی کے آغاز میں سٹریچر کا چارج لینا۔
  2. آنے والے مریض کو سٹریچر مہیا کرنا۔
  3. مریض کو ایئر جنسی میں موجود ڈیوٹی ڈاکٹر کے پاس پہنچانا۔
  4. مریض کو بیڈ پر شفٹ کروانے کے بعد واپس سٹریچر اپنی جگہ پر پہنچانا۔
  5. ایئر جنسی کے باہر سٹریچر ہر وقت مریضوں کے لئے تیار رکھنا۔
  6. سٹریچر خراب ہونے کی صورت میں اس کی اطلاع ایڈمن آفیسر کو دینا۔
- اس ہسپتال میں سٹریچر کیریئر کی باقاعدہ یونیفارم ہے اور تمام سٹریچر کیریئر باقاعدگی سے یونیفارم پہنتے ہیں۔

### ساہیوال: چیف ایگزیکٹو آفیسر (صحت) کی تعیناتی کی تفصیل

1895: پیر خضر حیات شاہ کھگہ: کیا وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیف ایگزیکٹو آفیسر (صحت) ساہیوال کی پوسٹ کس سکیل کی ہے اور اس پر کس سکیل کا آفیسر تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک جو نیئر آفیسر کو اس انتہائی اہم اور سینئر پوسٹ پر تعینات کیا ہوا ہے؟

(ج) مذکورہ پوسٹ پر proper گریڈ کا موزوں آفیسر کب تک تعینات کیا جائے گا؟

وزیر پر انٹری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈاکٹر مشتاق احمد سپرا (SMO/BS-18) اس وقت CEO ساہیوال کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔ پنجاب ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی: کنڈکٹ آف بزنس رولز کے رول 8(3) کے تحت،

- حکومت گریڈ 18 یا اس سے اوپر کے آفیسر کو CEO کی پوسٹ پر تعینات کر سکتی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔
- (ب) یہ بات درست نہ ہے۔ CEO ساہیوال کی پوسٹ پر گریڈ 18 کا آفیسر تعینات ہے جو کہ رولز کے عین مطابق ہے۔
- (ج) CEO ساہیوال کی پوسٹ پر تعینات آفیسر، پنجاب ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز رولز کے عین مطابق ہے۔

### رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب صوبائی وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Bill

2018 (Bill No. 7 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب جناب وحید اصغر ڈوگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ  
برائے سال 2014-15 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1  
کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:  
"حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ  
Appropriation Accounts for the year 2014-15 کے بارے میں پبلک  
اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 8-  
مارچ 2018 سے 31- مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ  
Appropriation Accounts for the year 2014-15 کے بارے میں پبلک  
اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 8-  
مارچ 2018 سے 31- مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"  
یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ  
Appropriation Accounts for the year 2014-15 کے بارے میں پبلک  
اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 8-  
مارچ 2018 سے 31- مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب انعام اللہ خان نیازی مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش  
کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ  
برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:  
"میاں طارق محمود کے سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ  
برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع  
کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"میاں طارق محمود کے سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ  
برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع  
کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"میاں طارق محمود کے سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ  
برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع  
کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

میاں محمد اسلم اقبال: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، تینوں کو اجازت ہے۔ خود فیصلہ کر لیں کہ پہلے کس نے بات کرنی ہے؟

(اس مرحلہ پر محترمہ فائزہ احمد ملک اور ڈاکٹر مراد راس اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے یہ

request کرنا چاہتا ہوں کہ last time یہاں پر MCAT اور ECAT کے حوالے سے بات ہوئی تھی تو

آپ نے فرمایا تھا کہ میرے چیئرمین آکر مجھ سے ملیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور دوسرے معزز ممبران بھی آپ کے چیئرمین

آئے۔ آپ نے categorically direction دی اور اس وقت معزز وزیر خلیل طاہر سندھو صاحب بھی

تشریف فرما تھے۔ آپ نے categorically کہا کہ اس motion کو take up کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ پنجاب کے بچوں اور بچیوں کا بہت دیرینہ مسئلہ

ہے لہذا اسے kindly take up کیا جائے۔ آپ کے ایجنڈے کے اوپر بھی سیکرٹری اسمبلی کی فائل میں

وہ چیز موجود ہے اور مجھے اجازت دی جائے تاکہ میں اسے پڑھ سکوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آج آپ میری بھی request مان لیں کہ متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں

ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ جس دن وہ موجود ہوں تو اس پر بات کی جائے تاکہ اس کا کوئی اچھا نتیجہ آئے۔

انشاء اللہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اسے کل کے ایجنڈے پر رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں ایک دو مزید گزارشات کرنا چاہتا ہوں جو کہ

پبلک کے issues ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اسی کے متعلقہ ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں۔ وہ اس سے ہٹ کر ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو پھر آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوبارہ لینا پڑے گا۔

### پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے دوبارہ پوائنٹ آف آرڈر پر request کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایسے ٹھیک نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بلیک کے حوالے سے ایک issue ہے جس میں بچے اور بچیاں متاثر

ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے پہلے ان کی بات بھی سننے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک منٹ میں بات مکمل کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سمن آباد این بلاک لاہور کے کالج اور سکول کے سامنے

مٹی کے ڈھیروں کی وجہ سے بچوں اور بچیوں کو پریشانی کا سامنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ سمن آباد این بلاک لاہور میں سنٹرل ماڈل سکول

ہے، ایم سی جو نیئر ماڈل سکول کے علاوہ بچیوں کا ماڈل سکول بھی ہے اور قرب وجوار میں مساجد کے علاوہ

دوسرے سکولز بھی ہیں لیکن وہاں پر مٹی کے بڑے بڑے ڈھیر اور گند اندر والی پوری روڈ کے ساتھ لگائے

گئے ہیں۔ وہاں پر بچے اور بچیاں سکولوں میں جاتے ہیں اور اس کے بالکل سامنے لاہور کا سب سے بڑا سمن

آباد کالج فار وومن ہے جس میں ساڑھے آٹھ ہزار بچیاں پڑھتی ہیں۔ وہاں پر بچوں اور بچیوں کی گزر گاہ

ہے لیکن مٹی اور گند کے اتنے اتنے بڑے ڈھیر لگے ہوئے ہیں تو مجھے ڈر ہے کہ خدا نخواستہ ان مٹی کے

ڈھیروں کی وجہ سے کوئی مسئلہ نہ ہو جائے تو آپ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو حکم دیں کہ وہ اس پر توجہ دے اور ان مٹی کے ڈھیروں کو اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اس کا فوری طور پر نوٹس لے۔

لاہور کے میو ہسپتال، جناح ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال میں کارڈیک وارڈ

ہونے کے باوجود مریضوں کو پی آئی سی کور لیفر کرنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں پر معزز وزیر خزانہ آج یہاں پر موجود ہیں اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہماری بہن یہاں پر تشریف رکھتی ہیں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے بجٹ تقریر کے اندر اور بجٹ کی تجاویز کے دوران بھی یہ request کی تھی کہ جس طرح پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہے، اسی طرح میو ہسپتال، جناح ہسپتال اور گلاب دیوی ہسپتال کے اندر کارڈیک وارڈ موجود ہیں لیکن ہوتا کیا ہے کہ وہاں سے مریض کو پی آئی سی کے اندر ایک دم refer کر دیا جاتا ہے۔ وہاں پر اتنی زیادہ تعداد ہو جاتی ہے کہ لوگوں کو مجبوری کے تحت کرسیوں اور فرش پر بٹھایا جاتا ہے۔ وہاں پر ڈاکٹرز بھی موجود ہیں، وہاں پر آپ نے مشینیں بھی لے کر دی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر یہاں ہوں گے ان کو ذرا واپس بلا یا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب یہ چیزیں ہیں تو پھر وہاں پر آپریشن کیوں نہیں ہو رہے ہیں اور کیوں ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی پوری نہیں کر رہے ہیں؟ سینئر پروفیسرز پرائیویٹ ہسپتال میں جا کر ڈیوٹی کرتے ہیں۔ میری request یہ ہے کہ اگر آپ نے وسائل لگا لئے ہیں تو وہاں پر مینجمنٹ کی ضرورت ہے۔ بہتر یہی ہے کہ via ہیلتھ سیکرٹری ان تمام ہسپتالوں کے ڈاکٹرز کو ہدایات دی جائیں کہ وہاں جو مریض آرہا ہے اس کو کسی اور ہسپتال میں ریفرنہ کیا جائے بلکہ اسی ہسپتال میں اگر سہولت موجود ہے تو اس کو treat کیا جائے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ڈائریلرز کے حوالے سے انتہائی بُرے حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میری request ہوگی کہ تمام ہسپتالوں میں جو ڈائریلرز مشینیں ہیں اور چھتے بھی patients ہیں ان کی ایک centrally list بنائی جائے اور ان غریب لوگوں کو accommodate کیا جائے جو پیسے نہیں دے سکتے کیونکہ وہ حکومت کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے بجٹ میں بھی، میں اپنی بہن سے request کروں گا کہ ایک منٹ کے لئے بات سن لی جائے۔ پچھلے بجٹ میں بھی میں نے request کی تھی کہ ڈائریسز والے مریضوں کو kindly accommodate کریں، ان کی central list بنائیں، تمام ہسپتال جہاں جہاں آپ نے ڈائریسز کی سہولتیں دی ہوئی ہیں اور جہاں آپ سہولتیں دینا چاہتے ہیں وہاں central list بنائی جائے تاکہ آپ ان کو properly adopt کر سکیں۔ وہ بے چارے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ وہ ڈائریسز نہ کروانے کی وجہ سے موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ یہ میری چھوٹی چھوٹی گزارشات اور خواہشات پبلک کے حوالے سے ہیں اس میں میرا ذاتی کوئی عنصر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کو properly take up کریں گے اور اس کو ہوا میں نہیں چھوڑیں گے بلکہ عوام کے مسائل کو سمجھتے ہوئے ان کو حل کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔  
شکریہ

جناب سپیکر: ان کی تجویز متعلقہ محکمے کو بھیجی جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: ان توجہ دلاؤ نوٹس کو پھر جمعرات کو take up کر لیں گے۔ ان توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر لیتے ہیں جب لاء منسٹر صاحب آئیں گے تو ان سے جواب لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب پہلے بھی نہیں تھے، آج بھی نہیں ہیں تو میرا خیال ہے کہ اجلاس نہ رکھا جاتا پہلے ان کی سہولت دیکھ لی جاتی کہ رانا ثناء اللہ خان کب available ہیں پھر اس کے مطابق اجلاس رکھا جاتا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں راستے میں ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے گزارش کر لی ہے، مہربانی فرمائیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس کو جمعرات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔  
جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے

نئی حلقہ بندیوں میں bylaws کو یکسر نظر انداز کرنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! الیکشن کمیشن نے نئی حلقہ بندیوں کا اعلان  
کر دیا۔

جناب سپیکر: اچھا کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تاریخ میں کبھی ایسے نہیں ہوا الیکشن کی  
pre-poll rigging کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ وہاں پر جو by laws ہیں ان کو یکسر نظر انداز کر کے مثلاً  
لاہور کا این اے۔ 122 صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے اس کے کوئی دس ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا اپنا حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن ہے، ملتان روڈ اور وحدت روڈ ایک نیچرل  
باؤنڈری ہے، اس میں سے بلاکس کو اٹھا کر کچھ علاقوں کو دریا کے ساتھ لگا دیا، کچھ کو ٹھوکر نیاز بیگ سے  
لگا دیا ہے اور کچھ کو ڈھولنوال سے لگا دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس پر احتجاج کرتا ہوں کہ یہ صریحاً غلط طریقے سے کیا گیا ہے، حلقہ بندی  
کے جو bylaws تھے، جو rules and regulations تھے ان کو نظر انداز کر کے یہ کیا گیا ہے۔  
اگر لاہور کا یہ حال ہے تو پھر باہر بھی اسی طرح کیا ہوگا۔ مصدقہ ذرائع کے مطابق شنید یہ ہے کہ مسلم  
لیگ (ن) کے اپنے امیدواران، موجودہ ایم پی ایز اور ایم این ایز کو ٹاسک دیا گیا تھا خواجہ سعد رفیق کے  
دفتر میں ان کا پورا اسٹاف بیٹھا ہوا ہے وہاں بیٹھ کر ایک مہینے کی ایکس سائز ہوئی ہے کہ کس طرح سے ان  
حلقوں کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ یہ سب کچھ کر کے انہوں نے submit کر دیا اور وہ announce ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ pre-poll rigging کے ذریعے سے اگر ماضی میں یہ سارا کچھ ہوتا رہا ہے تو آئندہ ہم اسے نہیں ہونے دیں گے۔ اس پر ہم عدالت میں تو جا ہی رہے ہیں، الیکشن کمیشن میں اپیل میں بھی جا رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر میرٹ کی بنیاد پر لاہور کی ایک سیٹ بڑھ گئی ہے تو آپ 10 to 20 فیصد تبدیل کر سکتے ہیں Z to A سو فیصد کسی حلقے کو آپ اڑادیں اور اس کا پتا بھی نہ چلے کہ این اے۔ 122 کہاں پر ہے، پی پی۔ 15 کہاں پر ہے، این اے۔ 126 کہاں پر ہے اس پر میں الیکشن کمیشن سے احتجاج کرتا ہوں اور میری آواز ان تک پہنچنی چاہئے۔ ایپلوں کے اندر لوگ اس قدر خوار ہو رہے ہیں کہ انہیں required documents نہیں مل رہے ہیں، circles, charges Census, block، لوگ تین تین، چار چار دن سے وہاں پر جا کر دھکے کھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس پر الیکشن کمیشن سے یہ مطالبہ کروں گا کہ فوری طور پر وہاں پر اپنا سٹاف مہیا کرے تاکہ جو بھی شہری وہاں پر اپیل کرنا چاہتا ہے اسے کم از کم چار چار دستاویزات اور Census blocks کی مصدقہ نقول مل سکیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی آپ کو ملیں گی۔ آپ کو پورا حق ہے کہ آپ اس میں اپیل فائل کریں جو آپ کی بات صحیح ہوگی اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوگا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترم اپوزیشن لیڈر صاحب نے جو فرمایا ہے میں ان کی جزوی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ ہمارے اپنے بھی بہت سارے ممبران شامل ہیں ان کو بھی پتا نہیں کہ الیکشن کمیشن نے حلقہ کہاں کہاں پر بنا دیا ہے۔ یہ بات تو درست ہے لیکن جو محترم قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ ہمارے ایک فیڈرل منسٹر خواجہ سعد رفیق صاحب کے آفس میں بیٹھ کر یہ سب کچھ کیا گیا ہے تو یہ بالکل unfounded اور uncounted بات ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمیں بھی آپ کی طرح بہت ساری reservations ہیں۔ آپ اس بات کو بالکل ذہن سے نکال دیں کہ اس میں خواجہ سعد رفیق یا کسی اور کا کوئی تعلق ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میرا بھی حلقہ دو حصوں میں تقسیم ہوا ہے۔ انہوں نے تجویز کیا ہے اب آپ نے اس کو دیکھنا ہے کہ constituency کس طرح ہے اور آپ کی پٹوار سرکل کیسے ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کچھ منٹ بات کرنی ہے With your permission

جناب سپیکر: آپ کے کتنے منٹ ہو گئے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر موقع دے دیں گے تو آپ کی مہربانی ہے ورنہ میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو حلقہ بندیاں ہیں، دیکھیں یہاں کچھ دوست لاہور کے بیٹھے ہیں۔ یہ حلقہ بندیاں بڑی unnatural سی ہوئی ہیں۔ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ایک یوسی کو اٹھا کر، جب charges کو combine کر کے دیکھا گیا ہے تو اس میں آپ کو کئی سڑکیں پار کر کے دوسری سائڈ پر جانا پڑا۔ صرف آبادی کو پورا کرنے کے لئے اگر اسی طرح کرنا تھا تو پھر blocks اور چارجز کی natural division ہونی چاہئے تھی جو کہ نہیں ہوئی۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر انہوں نے کر لیا ہے تو ٹھیک ہے ہم نے الیکشن لڑنا ہے ہم لڑیں گے لیکن اعتراض اس بات پر ہے کہ اگر آپ نے حلقوں کو مثلاً حلقہ 122 ہے جہاں سے میں بیس سال سے الیکشن لڑ رہا ہوں اس حلقے کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جہاں سے آپ لڑیں وہاں سے میرے والد صاحب بھی الیکشن لڑے ہیں۔ آپ اپیل کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمارے سامنے یہ فورم ہے اس لئے ہم آپ کے سامنے اپنا دکھ تکلیف رکھتے ہیں۔ مہربانی کر کے آپ اس کو سنا کریں اور آپ کی چیئر سے جس کو direction دینی ہوتی ہے کم از کم وہ چیزیں دیکھ لیا کریں۔ اس ایوان کے floor کو استعمال کرنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے یہ قطعاً مقصد نہیں ہوتا ہے کہ ہم نے کوئی بات کر لی ہے تو وہ ہوا میں چلی جائے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے جو بھی بنا لیا ہے آپ حلقے کی natural cutting کریں اس طرح cutting نہ کریں کہ ایک یوسی میرے گھر والی ہے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ پھر ہم جائیں گے کہاں؟

ڈاکٹر مراد اس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ابھی ٹھہریں بعد میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔ جی، محترمہ! محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ میں نے اس دن اسمبلی کی ڈسپنری کے ملازمین کا مسئلہ آپ کے سامنے پیش کیا تھا آپ نے فوری طور پر وہ مسئلہ up take کیا اور ایک سال سے جو ان کی تنخواہ کی ہوئی تھی اس مسئلے کو حل کیا۔ میں اسی حوالے سے آج بھی آپ کے سامنے request کروں گی کہ اسمبلی کے اندر مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے الیکٹریشن موجود ہیں ان کی تنخواہ کے لئے بھی بجٹ میں اعلان کیا گیا تھا لیکن ان کو بھی ایک سال سے تنخواہ نہیں ملی۔ آج منسٹر صاحبہ بھی موجود ہیں میں ان سے request کروں گی کہ اس پر بھی عملدرآمد کروادیں تاکہ ان لوگوں کا بھی بھلا ہو جائے گا جہاں باقی سب کا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ نے نشاندہی کر دی ہے منسٹر صاحبہ دیکھ لیں گی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایک بہت اہم issue ہے باہر لوگ صبح سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آپ کی اور معزز ایوان کی توجہ چاہوں گی کہ پنجاب رورل ہیلتھ ایسپلائز ایسوسی ایشن کے لوگ باہر موجود ہیں۔ ان کی request ہے کہ وہ تقریباً 14 سال سے گورنمنٹ ملازمین ہیں لیکن جو منظور شدہ گورنمنٹ کی اسامیاں ہیں ان پر انہیں as government servants consider نہیں کیا جا رہا تو میں request کروں گی کہ اگر متعلقہ محکمہ موجود ہے اور ان کے منسٹریا پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود ہیں۔ آپ ان کے کسی گروپ کو بلو لیں اور ان کا جو یہ مسئلہ ہے اس کو سن لیا جائے تاکہ وہ لوگ اس احتجاج میں شدت لانے پر مجبور نہ ہوں۔ ابھی تو وہ ہم سب ایم پی ایز سے request کر رہے ہیں کہ ہمارے مسئلے کو دیکھیں۔ میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! خواجہ سراء بھی باہر احتجاج کر رہے ہیں مہربانی کر کے ان کا بھی مسئلہ حل کرائیں۔

جناب سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔ عباسی صاحب! ایک mishap ہوا تھا، آپ کو یاد ہو گا، کچھ اس ایوان کے تقدس میں کمی کرنے کے لئے جو اقدام کئے گئے اس پر کچھ نہ کچھ انسان کو جو یہاں اس معزز ایوان کے ممبر صاحبان ہیں ان کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے۔ اس دن پتا نہیں کیا آپ کو کیا ہوا؟ میں اس بارے

میں کچھ نہیں کہہ سکتا، بہر حال آپ نے اس دن ایوان کی تقدس کی پامالی میں حصہ ادا کیا تو میرا دل دکھا۔ آپ مہربانی کریں اس بارے میں اپنی بات کر لیں تاکہ میں کوئی ایسی بات نہ کروں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس ایوان کا تقدس اور جمہوری روایات ہم سب کے بنیادی فرائض میں شامل ہیں۔ ہم لاکھوں لوگوں کو یہاں represent کرتے ہیں اور لاکھوں لوگوں کا اعتماد لے کر آتے ہیں۔ اس ایوان کا تقدس ہی ان لوگوں کی عزت ہے، اس ایوان کے تقدس میں کسی قسم کی کمی یا اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنا میں تو کم از کم سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس ایوان کے تقدس میں ہم سب کی عزت ہے اور پورے صوبے کی عزت ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میرے کسی بھی action اور جذبات کی وجہ سے اس ایوان کا تقدس پامال ہوا ہے تو میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے معذرت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ ایوان کا تقدس کا ہر معزز ممبر پر فرض ہے، آپ custodian of the House ہیں اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اس ایوان کو چار سے پانچ سال چلایا لیکن اپوزیشن کے ممبران کو جس حد تک Constitution یا قواعد و ضوابط اجازت دیتے ہیں ہم اس پر رہیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! جو آپ کا حق ہے میں اس میں کمی نہیں رہنے دیتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں کبھی بھی ایسی کسی چیز کا حصہ نہیں بنوں گا جس سے خدا نخواستہ اس معزز ایوان کے تقدس پر کوئی حرف آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی شکریہ۔ شاباش۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں دیکھتا ہوں، یہ بڑی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہے ہیں۔

ڈاکٹر فراز نہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ کا کام بھی کچھ ہونا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں دو issues پر پوائنٹ آف آرڈر چاہوں گا۔ مجھے آپ کی توجہ چاہئے۔ ایک تو کل نواز شریف صاحب پر جو جو تا پھینکا گیا PTI اس رکن اس کی سخت مذمت کرتے ہیں کیونکہ اس کے بعد چیئر مین عمران خان کے ساتھ ایک اور incident ہوا جہاں پر بتایا گیا اور نجی ٹی وی پر رپورٹ کیا گیا کہ وہ ن لیگ کے رانا ثناء اللہ کی طرف سے ایک بندہ بھیجا گیا تھا اس بندے نے کلمہ پڑھا۔۔۔ وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔ ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! Please! میری بات تو پوری سن لیں۔۔۔ جناب سپیکر: باتوں کی تصدیق کریں۔ یہ جس جس نے بھی کیا ہے یہ سب کے لئے اچھا نہیں ہے

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر اس طرح کے action رانا ثناء اللہ کی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ یہ سب کے لئے برا ہے۔۔۔ جناب سپیکر: جی، آپ سب ایک دوسرے کا احترام بھی کریں، ایسی روایات نہ آنے دیں۔ ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر ایک پارٹی نے اس طرح کوشش کی ہے تو آپ کو اس کی مذمت کرنی چاہئے تاکہ دونوں فریقین calm down کریں اور اس issue کو نہ اٹھایا جائے کیونکہ دونوں فریقین calm down رہیں گے تو بات آگے چلے گی۔ آپ نے بھی پبلک میں جانا ہے اور میں نے بھی جانا ہے۔ دونوں پارٹیز کو چاہئے کہ جو کل حرکت کی گئی ہے۔۔۔ جناب سپیکر: جی، کوئی بھی اس کو support نہیں کرے گا۔ ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! فیصل آباد میں کل جو بندہ پکڑا گیا ہے۔۔۔ وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بالکل جھوٹ ہے۔۔۔ جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان صاحب ایسی حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ Please اس طرح سے یہ allegation نہ لگائیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار لیتے ہیں، آپ تشریف رکھیں ناں۔ دیکھیں! یہ آپ سب کے لئے احترام لازم ہے، جو آپ کے لیڈر صاحبان ہیں، ان کا احترام اور آپ کا بھی احترام۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے غلط الزام لگایا ہے۔

### تحریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: نہیں، الزام جو غلط لگا ہے وہ غلط ہے لیکن آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ آپ کی جو عزت ہے دوسرے کی بھی اس سے زیادہ عزت ہے۔ شکریہ۔ پہلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 107/18 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے، سر داد و قاص حسن مؤکل!۔۔۔ احمد شاہ کھلہ صاحب!۔۔۔

### کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فنیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 14-مارچ 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---